READER BURAQ

تو عشق میرا

تحریر: ایف ایس ناولز

صنم بیٹا ! صنم ! صنم بیٹا اٹھ جاو،،،،،

افففف ایک تو میں اس لڑکی سے بہت تنگ ہوں ناجانے مردوں کے ساتھ شرط لگا کر سوتی ہے۔ مجال کہ ایک آواز کے ساتھ اٹھ جائے،،،

شمسہ بیگم چلتی ہوئی اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے کی حالت دیکھ کر چکرا کر رہ گئی،،، جہاں صنم نے پورے بیڈ پر کتابیں بکھری ہوئی تھی اور بیچ و بیچ خواب و خرگوش کے مزے لے رہی تھی،،،،،

"صنم" ایک بار پھر سے آواز دے کر اس کے چہرے سے لحاف کھنچا

افففففف امی کیا ہے 'کم از کم آج کے دن تو سونے دیں !!!

صنم نیند سے ڈوبی آواز میں بولی

"""اٹھ جاو بس میری جان،،،، لڑکیوں کو اتنا نہیں سونا چاہیے،،،،،، تمہارے بابا ناشتے پر تمہارا انتظار کر رہے ہے تم اچھے سے جانتی ہو وہ تمہارے بغیر ایک نوالہ نہیں توڑتے"""""

شمسہ بیگم کھڑکی سے پردے ہٹاتے ہوئے بولیں،،، جس سے چمکتی دھوپ نے اس کی نیند میں خلل ڈالا

"اچھا ٹھیک ہے آتی ہوں "

اس نے کمر تک آتے بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے بولی"

جلدی آنا !

شمسہ بیگم کہتی ہوئی واپس چلی گی !!!!

****

کھٹ۔۔۔کھٹ۔۔۔

"السلام و علیکم صاحب جی کیا میں اندر آ جاوں"

میڈ نے ڈرتے ہوے پوچھا !

'یس کم ان'

اجازت ملنے پر میڈ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

"سر آپ کی چائے"

"میڈ گرم بھاپ اڑاتی چاے کا ٹرے ہاتھ میں لیے اندر آئی،،،،

Yes! Put here and leave

سید شافع شاہ نے موبائل میں میسج ٹیکس کرتے ہوے بھاری سنجیدہ لہجہ میں جواب دیا !!

میڈ نے جیسے ہی باہر جانے کے لیے قدم بڑھانے اسکی آواز پھر گونجی""""

سنو!!

جی سر ؟؟؟

میڈ ڈرتی ہوئی بولی،،،،

لالی کو بھیجو "

شافع شاہ نے روب سے بولا!

جی چھوٹے صاحب !! اب جاوں ؟؟

میڈ گھبراتی ہوئی بولی !!

ہمم !!

شافع نے جانے کی اجازت دی !!

خوبرو شخصیت کا مالک،،،نکھری ہوئی سی گندمی رنگت، ہلکی بڑھی سی شیو، تیکھی مغرور ناک، کانچ سی بھوری آنکھیں، سنجیدہ تاثرات اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ منفرد شخصیت رکھتا تھا۔۔۔

شافع نے جیسے ہی چائے کا کپ لینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا ،،،،موبائل کی بجتی رنگ ٹون نے اس کو ہاتھ کو روک دیا۔۔۔۔

ہیلو ہاں عباس آل اوکے؟

شافع ہلکے ہاتھوں سے اپنی پیشانی کو دباتے ہوے بولا !!

ہاں شافع ! یار ہماری جو میٹنگ تھی مسٹر بہروز کے ساتھ وہ کینسل ہو گئی ہے !! """"""" عباس گھبراتے ہوے بولا !!

"ہمم اس کی رگوں میں بھی لالچ کا خون دوڑنے لگا ہو گا۔خیر کوئی مسلہ نہیں"

شافع نے اپنی مٹھیوں کو بھینچ کر اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولا!

اٹس اوکے اس کے کصے بل میں خود نکال لوں گا،،،ڈانٹ وری !!!

شافع نارمل ہوتے پر سکون لہجے میں بولا

موبائل رکھتے ہوئے وہ گہری سوچ میں غیر مرئی نقطہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

****

لالارخ شاور لے کر باہر نکلی گیلے بالوں کو سلجھاتے ہوئے آئینہ کے سامنے کھڑی گنگنانے میں مگن تھی

"سلام بی بی جی"

میڈ نے دروازے پر کھڑی لالی کو سلام کیا !!!

وعلیکم السلام !!

لالا رخ مسکراتی ہوئے بولی !!

وہ جی بی بی جی آپ کو چھوٹے صاحب کمرے میں بلا رہے ہے !! میڈ لالی سے بولی

ٹھیک ہے تم جاو میں آتی ہوں !!! لالی نے جواب دیا !!

ٹھیک ہے بی بی جی !! میڈ الٹے قدموں واپس چلی گئ

****

"""اسلام و علیکم بھائی """

لالی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی شافع کو سلام کیا !

لالا رخ کو کمرے میں آنے کے لیے کبھی بھی شافع کی اجازت کی ضرورت نہیں پڑتی تھی !! اور نا ہی شافع نے کبھی اس کو اس بات کے لیے ٹوکا تھا۔۔۔

وعلیکم اسلام !

شافع نے لالی کو جواب دیا۔۔ گڑیا کل سے کالج میں تمھیں پک اینڈ ڈراپ کرونگا۔۔شافع نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے نظریں لالی کے چہرے پر مرکوز کی !!! جیسا آپ کی مرضی بھائی !!

لالی نے فورا حکم کی تعمیل کرتے ہوے بولی !!

اوکے اب جاو

شافع نے اس کو جانے کی اجازت دی۔۔۔اور پھر سے میسج ٹیکس کرنے میں مصروف ہو گیا۔۔بھائی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے !!! لالا رخ انگلیوں کو مروڑتے ہوے بولی !!

بولو !! کیسی بات کرنی ہے !! شافع لالا رخ کا چہرہ کو بغور دیکھتے ہوے بولا !!

"میں جانتی ہوں وہ کالج آپ کا ہے تو مجھے کس طرح سے پروٹوکول دیا جائے گا یہ بھی جانتی ہوں جو مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا،،،،،میں چاہتی ہوں کی کالج میں جیسے سب اسٹوڈینٹس رہتے ہے میں ویسے رہو۔

"As a Normal student"

۔لالی اپنی بات ختم کرتے ہوئے شافع کے بولنے کا انتظار کرنے لگی،،،،،

ٹھیک ہے گڑیا جیسے تم چاہتی ہوں ویسا ہی ہو گا۔۔

شافع ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا یہ مسکراہٹ بہت کم ہی دیکھنے کو ملتی تھی!۔۔!! تھینکیوں بھائی !!

لالا رخ مسکرا کر تھنکس بولتی کمرے سے باہر چلی گئی___

شافع اسے ہمیشہ پیار سے گڑیا یا لالی کہ کر پکارتا تھا

*** *** *** *** *** *** *** *** *** *** *** *** *** *** ***

ہائے میری پیاری ماں جان آپ کے ہاتھوں میں تو شمسی توانائی ہے ،،،،،،کتنا سکون مل رہا ہے،،،
آپ کے ہاتھوں کی تو بات ہی کچھ اور ہے آہ مزا آ گیا
صنم آنکھ بند کر کے مسکراتی ہوئی بولی۔۔۔آپ جب میرے بالوں میں مالش،،،،،
اچھا اچھا بس کرو سب جانتی ہوں میں شرم تو نہیں آتی ماں کو شمسی توانائی کہتے ہوئے شمسہ بیگم غصے سے مصنوعی شکل بناتے ہوئے بولی !!

ہائے اللہ جی توبہ

امی میں یہ کب کہا

صنم کی معصومیت پر سب کچھ قربان کر دیا جاے تو بھی کم تھا۔۔۔آپ کو پتا ہے آپ دنیا کی بیسٹ امی ہے

""صنم اب یہ مکھن لگانا بند کرو اور بات بتاو کیا چاہیے تمیں

شمسہ بیگم آواز میں سختی لاتے ہوئے بولی !!!

آپ کو پتا ہے نہ میری کتنی گنتی کی دوستیں ہیں،،،

صنم معصومیت سے بولی۔

ہاں بلکل پتہ ہے !!!!

شمسہ بیگم نے سر سری سا جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو یے بھی پتا ہوگا پرسوں میری ایک دوست کی برتھ ڈے ہے !! "

صنم دونوں آنکھیں پٹپٹاتی ہوئی بولی !! دیکھو صنم اگر تم مجھ سے اجازت چاہتی ہو تو میری طرف سے بلکل انکار سمجھو۔۔۔۔""""""شمسہ بیگم غصے سے بولی وہ لڑکیوں کا راتوں میں پارٹیز اٹینڈ کرنا خاصہ معیوب سمجھتی تھیں ،،،،،

صنم ایک جھٹکے سے اٹھی اور آواز اونچی کرتے ہوئے بولی

"کیوں یار امی میں کیوں نہیں جا سکتی"۔۔۔دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی اور آپ ابھی تک پرانی سوچ ہی لے کر بیٹھی ہے حد کرتی ہیں آپ "

صنم پیر پٹختی دوڑتے ہوئے کمرے میں بھاگئی اور تیز آواز سے دروازے کو اندر سے بند کر لیا۔

صنم چھوٹی چھوٹی باتوں پر بہت جلدی بے زار ہو جاتی تھی "

شمسہ بیگم بند دروازے کو دیکھتی رہے گی۔۔۔اور ایک لمبی سانس خارج کرتے ہوئے اٹھ گی جانتی تھیں اب آگے کیا ہو گا اب۔۔۔

شمسہ بیگم باورچی خانے میں کھڑی ہانڈی بنانے میں مصروف تھی !!!ابھی بھی ان کی سوچوں کا مرکز صنم تھی !!!

جواد صاحب کھانے پینے کا شاپر پکڑے باورچی خانے میں داخل ہوئے !! اور وہی کھڑے ہو کر اپنی بیوی کو سوچ میں گم دیکھے گے

شمسہ ؟؟؟

جواد صاحب نرم لہجہ میں گویا ہوئے۔۔ شمسہ بیگم کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا !!

ارے آپ ؟ آپ کب آیے ؟؟

شمسہ بیگم جبرًا مسکراتی ہویی بولی !!!

میں تو اسی وقت آیا جب آپ سوچنے کا مشغلا فرما رہی تھی !!! جواد صاحب مسکراتے ہوئے بولے !

ارے نہی نہیں میں تو بس یوں ہی آپ بھی نا !! جواد صاحب جانتے تھے وہ صنم کو لے کر پریشان ہو جب وہ زیادہ زد کرے،،، شمسہ بیگم ایسے پریشان ہو جاتی ،،،؟انہوں نے اس بات پر کوئی استفار نہیں کیا سیدھا لاڈلی کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔

"بھی ہماری گڑیا نطر نہیں آ رہی ہے کہاں ہے"۔۔۔ویسے تو پورے گھر میں بلیوں کی طرح کودتی رہتی ہے۔۔۔""""""جواد صاحب نے صنم کے بارے میں دریافت کیا

شمسہ بیگم صنم کے کمرے کی طرف اشارہ کرنے کے بعد کھانا نکالنے لگی ! مگر زبان سے کچھ نہیں بولی،،،،

جواد صاحب ناسمجھی کے عالم میں صنم کے کمرے کی طرف قدم بڑھاے۔۔۔دروازے پر ہلکی سی دستک دیتے ہوے بولے !

صنم میری جان دروازہ کھولے،،،، مگر آگے سے جواب ندار،،،،،

میری جان بتائے تو سہی کیا ہوا ہے۔۔دیکھے گڑیا ہم آپ کی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتے،،،،

****

کچھ دیر رسٹ کرنے کے بعد شافع نے اپنی نیند سے ڈوبی آنکھیں کھولی۔۔۔آدھی رات تک آفس کا کام کرتا رہا اگلی میٹنگ پر شافع پوری سر توڑ کوشش کر رہا تھا مسٹر بہروز کو سبق سکھانے کے لیے اس کو اس کی حیثیت کا اندازہ کرانے کے لے۔۔۔ناشتے کی ٹیبل پر بھی شافع غیر موجود تھا """ اور نا

ہی کسی کی اتنی جرات تھی وہ شافع کو ڈسٹرب کرتا۔۔عادت کے مطابق صبح بیڈ ٹی اس کی کمزوری تھی اسے کے بغیر اس کی صبح نہیں ہوتی------ایک بار پھر سے شاور لینے کے بعد ٹاول لیے گیلے بالوں کو روگڑنے لگا واڈروب کھول کر گنگناتے ہوے اپنا فیورٹ کلر "بلیک" تھری پیس سوٹ نکالا۔۔۔ کپڑے زیب تن کرنے کے بعد اس نے سیاہ گیلے بالوں کو برش کیا شرٹ کی آستین فولڈ کرتا غضب ڈھا رہا تھا۔۔۔اس ہاتھ بڑھا کر مہنگا ترین پرفیوم اسپرے کیا۔۔۔دایں ہاتھ میں خوبصورت رسٹ واچ پہنتا اس نے ایک نظر خود کو آینیے میں دیکھا خدا نے اس کو ہر چیز سے نوازا تھا۔۔شافع شاہ کو دیکھ کر انسان سوچنے پر خود بخود مجبور ہو جائے خدا نے شافع شاہ کو بڑی فرصت میں بنایا ہو گا۔۔۔

اسکول کے زمانے سے ان گنت لڑکیاں اس کی محبت میں پاگل تھی،،، لیکن شافع شاہ کی سخت طبیعت کی وجہ سے کوئی بھی اس کے قریب آنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔۔۔

شافع نے ایک ہاتھ کی کلائی پر کوٹ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اپنا مہنگا خوبصورت موبائل ہاتھ میں لیے جوتے کی نوک سے ٹک ٹک کرتا سڑھیاں اترتا کھانے کی ٹیبل پر پہنچا۔۔ایک سرسری نگاہ ٹیبل پر بیٹھے نفوس پر ڈالی،،،سامنے بیٹھی اس عورت پر ڈالی جو اس کی ماں تھی۔

شافع مدہم آواز میں سلام کہتا کرسی پر براجمان ہو گیا،،، ٹیبل پر بیٹھے سبھی نفوس نے سلام کا جواب دیا۔۔۔

سخاوت شاہ نے ایک نظر اپنے شہزادے جیسے بیٹے کو دیکھا جو واقعی کسی شہزادے سے کم نہیں تھا۔۔ سبھی لوگ خاموشی سے کھانا کھانے میں مگن تھے۔۔۔سخاوت شاہ نے آنکھوں کے اشارے سے ماہ جبین بیگم کو تسلی دیتے ہوے شافع سے بات کرنے کی تہمید باندھی۔۔۔

شافع ؟سخاوت شاہ نے شافع کو پکارا !!

جی ؟،،،شافع سوالیہ نظروں سے سخاوت صاحب کی طرف دیکھا !!!

بزنس کیسا چل رہا ہے ؟؟ سخاوت صاحب نے بات کا آغاز کچھ اس طرح کیا،،،

سخاوت شاہ نے کچھ دنوں کے لیے بزنس سے چھٹی لے لی تھی اور سارا بزنس شافع کے سپرد کردیا،،،

لیکن جب ان کا موڈ ہوتا آفس کا چکر لگاتے رہتے اور کوئی نا کوئی میٹنگ بھی اٹینڈ کرتے رہتے۔۔۔

"ویل ڈن" شافع پانی سے بھرا کانچ کا گلاس سرخ لبوںں سے لگاتے ہوئے بولا !!!

انگلیوں کی پوروں کو ٹشو سے صاف کرتا کہتے ہوے کرسی پیچھے کی اور کرتا اٹھنے کے لیے تیار ہو گیا !!

شافع بیٹھو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔سخاوت صاحب دو ٹوک لہجے میں بولے !!!

آپ بولے میں کھڑا ہو کر بھی سن سکتا ہوں۔۔۔شافع ایک نظر سامنے بیٹھی عورت کو دیکھ کر بولا ۔۔۔

ماہ جبین بیگم ڈرتے ہوے شوہر کی طرف نظریں مرکوز کی۔

شافع میں چاہتا ہوں تم اپنی ماں کے ساتھ اپنا رویہ دروست رکھو!!! جس طرح ماں کو عزت دی جاتی ہے اسی طرح تم اپنی ماں کو عزت دو ان کا احترام کرو جو کے تم پر فرض بھی ہے ،،،،، گھر میں ہزار ملازمیں ہے ان کے سامنے تم نے اپنی ماں کی عزت دو کوڑی کی کر کے رکھ دی ہے """""

سخاوت صاحب نے اپنی بات مکمل کی اور شافع کے بولنے کا انتظار کرنے لگے۔۔

لالا رخ خوفزدہ آنکھوں سے شافع کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ماں !!!!

ہنہ میری ماں کون ہے ؟؟ جہاں تک میرا خیال ہے وہ میرے بچپن میں ہی گزر چکی ہے !!! اور یہ عورت صرف سخاوت شاہ کی بیوی ہے۔۔

شافع!!

سخاوت صاحب غصے سے دھاڑے -----

کچھ شرم لحاظ کرو شافع میں تمہارا باپ ہوں۔۔

کاش آپ نے مجھے تمیز سکھائی ہوتی تو آج یہ دن نہیں دیکھنا پڑتا آپ کو،،،، خیر

ماہ جبین بیگم کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر ان کے گالوں کو بھگو دیے !!!!

شافع بات ختم کر کے جانے کے لیے پلٹا !! کچھ یاد آنے پر پھر سے پلٹا ! ضروری نہیں بابا جان

آپ جو چاہے ہمیشہ وہی ہو !

شافع کی مسکراہٹ سے صاف ظاہر ہو رہا تھا،،

جیسے سخاوت صاحب کا مزاق اڑا رہا ہو

☆☆☆

"چلے جائیں آپ یہاں سے مجھے کچھ نہیں سننا"

صنم کی پھنسی پھنسی سی آواز اندر سے آئی جو شاید رونے کی وجہ سے ہوئی تھی،،،،

"بابا کی جان باہر آئیں کیا ہوا ناراض ہے کیا گڑیا۔۔ مگر ہوا کیا کہے ناراضگی کی وجہ بھی تو پتا چلے ،،"

آپ نے لنچ بھی نہیں کیا اس طرح آپ کی طبیعت خراب ہوجائے گی بیٹا،،،

جواد صاحب ہارے ہوئے لہجے میں بولے۔۔۔ایک بار دروازہ تو کھولو بیٹا انہوں نے پھر ہلکی دستک دی۔۔۔۔۔

صنم سے اب اور بھوک ہڑتال نہیں ہو سکتی تھی صرف صبح کا ناشتہ کیا ہوا تھا،،اب بھوکے رہنا اسکے لئے بہت مشکل تھا۔۔

۔۔۔آخر ہار کر صنم نے احسان کرنے والے انداز سے دروازہ کھولا اور جواد صاحب کو دیکھتے ہی دنیا جہاں کی معصومیت اپنے چہرے پر سموئے اپنے بابا جان کے گلے لگ گی اور اب موٹے موٹے آنسوؤں سے اُن کی وائٹ شرٹ بھگو رہی تھی،،،،

بس میری جان بس آپ بتائے مجھے کیا ہوا ہے"

بیٹی کے آنسو ان کی برداشت سے باہر تھے

ماما نہ کچھ کہا ہے کیا

جواد صاحب نے پوچھا مگر صنم نے روتے چور نگاہوں سے شمسہ بیگم کو دیکھا جو لنچ کے لئے بلانے آئی تھی کمرے میں۔۔۔۔'

جواد صاحب شمسہ بیگم سے مخاطب ہوئے،

"شمسہ اپنے ہماری گڑیا کو کیا کہا ہے"

شمسہ بیگم نے ایک نظر اپنے شوہر پر ڈالی پھر اپنی بیٹی کے چہرے کو دیکھا جو آنسوؤں سے سرخ ہو چکا تھا

میں نے

شمسہ بیگم کے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی صنم کو آواز گونجی

بب ا،بابا، ہچکیوں کی وجہ سے صنم کی آواز نکلنی مشکل ہو گی تھی بمشکل اس نے کچھ الفاظ اپنی زبان سے ادا کے کیے ،،،

پرسوں میری فرینڈز کی برتھڈے ہے اور مجھے جانا ہے سب دوستیں ہونگی وہاں ماما نے کہا نہیں جا،جانا مجھے جانا ہے پلیززز آپ جانے دے نہ

ہاں! تو مسٔلہ کیا ہے ہم جاینگے ضرور جاینگے ،، جواد صاحب اپنی بیٹی کو خوش کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتے تھے

شمسہ بیگم جانتی تھی ایسا ہی کچھ ہونے والا ہے اس لئے کھانے کا کہ کر باہر نکل گئیں

سچی، صنم بے یقینی سے اپنے بابا کے آنکھوں میں دیکھنے لگی

مچی، جواد نے خوش ہوتے ہوئے کہا

ہم گفت کیا لیکر جاینگے اسنے اپنے بابا کی طرف حسرت بھری نظروں سے دیکھا،، جو آپ کو پسند ہو انہوں نے خوش ہوتے ہوے کہا

تھنکیو،،،، تھنکیو سووو مچ بابا """صنم کی خوشی دیدنی تھی

چلیں اب آپ کھانا کھایں جواد صاحب نے مصنوعی غصے کی شکل بنا کر کہا،،،،،

اوکے بابا صنم ہنستے ہوئے اپنے بابا کے ساتھ ٹیبل کی طرف بڑھ گئ

****

ارے واہ کیا کمال کی ڈریسنگ ہے،،،ویسے یار شافع ایمانداری سے ایک بات بتاؤ،،،،

ہنم بولو

شافع مصروف انداز میں بولا جانتا تھا ضرور کوئی الٹی بات ہی ہونی

یار تمہارا دل نہیں کرتا شادی کا،،،،

ہوں ،اتنے خوبصورت ہو آخر اور ایک بھر کر ایک لڑکی تمہاری راہوں میں بچھی ہے،،،،اب جب تک تم شادی نہیں کرو گے میری باری پہلے آنا تو ناممکن ہے،،،،

'اوہ مائی گوڈ' کہی تو مجھے کنورا مارنے کے چکر میں تو نہیں ،،،دیکھ بلکل سچ بتائی ،

عباس نے شافع کی عین مطابق فضول گوئی شروع ہوچکی تھی ،،،،اب اس کی یہ باتیں سفر تمام ہونے کے بعد ہی ختم ہو سکتی تھی

شٹ اپ! بکواس نہ کر یہ بتاؤ کس ریسٹورنٹ میں جانا ہے شافع نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے پوچھا

،،،،،

وہیں جہاں تو لے کر جاے گا،،،عباس نے اپنے جان سے عزیز پیارے سے دوست کو دیکھ کر کہا۔۔۔

شافع شاہ اور عباس کی دوستی بے مثال تھی اسکول، کالج، یونیورسٹی کا سفر دونوں نے ساتھ ہی طے کیا۔ہر مشکلات میں ساتھ ساتھ ،ہر خوشی اور غم میں ایک ساتھ ، جیسے ایک پر خلوص دوست کو ہونا چاہیے،،،،

شافع کی زندگی میں ایک عباس ہی ایسا شخص تھا جس سے شافع کو زندگی کے ہر رنگ اچھے لگنے لگے تھے اور جینا سکھایا تھا،،، شافع کے سامنے کسی کی بھی ہمّت نہیں تھی اونچی آواز میں بات کر سکے،، سوائے سخاوت شاہ کے علاوہ وہ بھی اسلئے شاید وہ باپ کا درجہ رکھتے تھے اس لئے لحاظ کر جاتا تھا۔۔۔

****

صنم میں گاڑی نکال رہاہوں بیٹا۔جلدی سے آجاؤ،،،" جواد صاحب نے باہر نکلتے ہوئے آواز دی
جی بابا جان ! آپ چلیں میں بس پانچ منٹ میں آئی۔صنم کہتے ہوئےاپنے بالوں میں برش کیا اور اپنی خوبصورت سی چادر کو لپیٹتے ہوئے دروازے کی طرف بھاگی۔
شمسہ بیگم ظہر کی نماز ادا کرنے میں مصروف تھیں، ورنہ کو نا کوئی نصیحت ضرور کرتیں،،،،،،

****

صنم بیٹا چادر اندر کرو گاڑی سے
جواد صاحب نے بیٹی کو نصیحت کی۔۔
صنم نے حکم کی تعمیل کی۔۔۔جواد صاحب گاڑی آہستہ چلاتےہوئے روڈ پر آئے۔۔۔کہ اچانک گاڑی ٹرن کرتے گاڑی کا ٹائر چرچرایا اور گاڑی کا ایک ٹائر پنکچر ہوا جواد صاحب کا اسٹیرنگ پر سے ہاتھ ہٹا۔۔۔گاڑی ایک تیزرفتار سے ایک پیڑ سے جا لگی۔۔۔صنم کی چینخ فضا میں گونجی۔۔۔۔
دوسری طرف عباس کی چینخ کی آواز شافع کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔
شافع کو اچانک ہوش آیا،،،اور دونوں جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھول باہر نکلے اور ہکا بکا ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔
صنم نے گردن موڑ کر دیکھا وہ دونوں شخص بیک سے اپنی گاڑی سے باہر نکل کر گاڑی کے قریب آئے،،،
صنم نے جھٹ سے اپنے چہرے کو ڈھکااور آنکھوں سے آنسوں کی دھارے شروع ہو گئ وہ خالی خالی نظروں سے کبھی اپنے بابا کو کبھی ان دونوں لڑکوں کو دیکھ رہی تھی

I am really sorry

عباس کی آنکھوں میں ڈر کی لکیریں صاف دکھ رہی تھی۔شافع نے ناچاہتے ہوے بھی عباس کے لاکھ کہنے پر اسنے کچھ ٹوٹے پھوٹے لفظ بمشکل ادا کیا۔۔۔۔

سوری

شافع نے کہا،،، صنم کو آگ لگی تھی ان کے سوری کرنے پر،،شافع نے سرد نظر اس لڑکی پر ڈالی جو اس وقت غصہ اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ آنکھوں سے گرتے آنسووں کو ہاتھ سے رگڑ کر انقاب سے چہرے کو پوری طرح چھپاے گاڑی سے نکلی

"مانا کہ یہ گاڑی آپ کی ملکیت ہے لیکن یہ روڈ میرے خیال سے آپ کی ملکیت ہے"

صنم غصہ سے بولی!

اتنے میں جواد صاحب گاڑی کی چابی نکال کر باہر آئے اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولے اچھے گھر کے دیکھتے ہیں بیٹا آپ دونوں ،،،، غلطی ہوئی ہے آیندہ خیال رکھیے گا۔۔۔۔

جواد صاحب اپنی شگفتہ طبیعت کی وجہ سے کچھ نا بول سکے۔۔۔اسلئے انہوں نے بات کو در گزر کرنا چاہا۔۔۔۔

تبھی صنم بیچ میں اونچی آواز میں بولی ،،،،

بابا ،،ایسے کیسے ،،،، اگر آپ کو کچھ ہوجاتا تو یہ امیر لوگ خود کو نہ جانے کیا سمجھتے ہیں،

صنم نے آخری الفاظ دہراتے ہوئے شافع کو اچٹتی نظروں سے دیکھا

" آئی ایم سوری انکل " آیندہ ہم خیال رکھیں گے

عباس نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔۔

انکل اگر آپ کو کہیں جانا ہو تو ہم ڈراپ کر سکتے ہیں

۔"عباس یہ کہتا ہوا شافع کو زہر سے بھی زیادہ برا لگا

شافع بیزار ہونے لگا تھا اب۔۔۔

"عباس فری ہوجانا تو گاڑی میں آجانا میں ویٹ کر رہا ہو تمہارا"

شافع کا یہ انداز عباس کو ایک آنکھ نا بھایا۔۔۔

ایک لمحے کے لئے شافع شاہ اور صنم کی نظریں ٹکرایں

صنم کی آنسوؤں سے بھری بھوری آنکھیں شافع کو کنفیوز کر رہی تھیں۔۔۔

جس کی سیاہ گھنی پلکوں نے آنسوؤں سے نم تر آنکھوں کی خوب صورتی کو دوبالا کر دیا تھا،،،،

اور ایک ہی پل میں جھک گئی۔۔۔۔۔

"بدتمیز"صنم نے اونچی آواز میں کہا۔جو شافع شاہ کے کانوں نے بخوبی سنا تھا__

لیکن موبائل میں مصروف ہوتا ہواآگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں نہی بیٹا کوئی بات نہیں ہم چلے جاینگے ،،

جواد صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔

ہمیں کسی کا احسان لینے کی ضرورت نہیں ہے ،،، صنم چیڑ کر بولی۔۔۔۔

عباس نے صنم کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک بار پھر جواد صاحب سے بولا

"انکل ہمیں گلٹی محسوس ہورہی ہے پلیز چلیں ہم آپ کو ڈراپ کر دیں

☆☆☆☆

عباس کے اتنا انسسٹ کرنے پر جواد صاحب مجبور ہو کر صنم کی طرف دیکھنے لگے تو صنم نے ہاں میں سر ہلا دیا،،،،،،

وہ بھی صرف اس لیے کی اس تپتی ہوئی دھوپ میں جانا اسکے لئے بہت مشکل تھا۔

عباس ہلکی سی مسکان کے ساتھ ان دونوں کو اپنے ساتھ گاڑی کی طرف لایا پھر دروازہ کھول کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔شافع نے موبائل سے نظرے اٹھائیں اور سرد نظروں سے عباس کی طرف دیکھا جیسے ہمدردی کا بخار چڑھا تھا ،عباس نے آنکھوں کے اشاروں سے شافع کو چپ رہنے کی اپیل کی،،،،

شافع سرجھٹک کر گاڑی کر گاڑی سٹارٹ کی اور اچانک سے میوزک کا بٹن دبا دیا اور کسی سنگر کی خوبصورت آواز پورے ماحول کو گنگنانے پر مجبور کر دی

"ہمارا حال نا پوچھو یہ دنیا بھول بیٹھے ہیں چلے آو تمہارے بن نہ مرتے ہے نہ جیتے ہیں "

ماحول کے مطابق اس بےہودہ گانے پر صنم کو سخت غصّہ آیا۔یہ کیسی میوزک ہے بند کریں اسے صنم نے دانت پیس کر چڑھتے ہوئے کہا۔شافع صرف اور صرف صنم کی باتیں عباس کے لئے برداشت کر رہا تھا۔۔۔

بیٹا ہمارے سر میں درد ہو رہا پلیز آہستہ آواز کریں،،،، جواد صاحب نے مناسب الفاظ میں بند کروانا چاہا۔۔جس کا شافع پر کوئی اثر نہ ہوتے دیکھ کر عباس نے آگے ہو کر جلدی سے پلے بٹن بند کر دیا

****

آپ کا ایڈریس کہاں ہے میرے خیال سے آپ خود یہ بتائے گی؟،، تبھی ہم پہنچ سکتے ہیں"

شافع جیسے صاف لفظوں میں صنم کا مذاق اڑا رہا ہو۔
یہاں سے دو گلی چھوڑ کر ہے گلی میں ہے، صنم نے گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔غصّہ تو بہت آیا دل تو کر رہا تھا کرارا سا جواب دے۔لیکن شاید اسکے بس میں نہیں تھا۔بابا جو وہاں موجود تھے

گاڑی اندر نہیں جا سکتی شافع نے گاڑی روکتے ہوئے بور سے لہجے میں کہا۔شافع کے چہرے سے یوں ظاہر ہو رہا تھا جیسے کسی غریب کے اوپر احسان کر رہا ہو۔۔۔۔
کیوں! گاڑی کیوں اندر نہیں جائے گی ؟صنم نے جھٹ سے سوال کیا، آپ یوں کہیں نا آپ ہمیں چھوڑنا ہی نہیں چاہتے صنم نے اپنی کٹیلی آنکھوں سے شافع کو گھور کر دیکھا،فرنٹ میرر سے دونوں کی نظریں ٹکرائیں تھیں،،، شافع سرد آہ بھرتے ہوئے پھر سے گویا ہوا۔"
دیکھیں محترمہ گاڑی بڑی ہے اندر لی کر جانا مشکل ہے شافع چڑچڑاتے انداز میں بولا۔۔عباس بخوبی جانتا تھا گاڑی اندر جا سکتی ہے لیکن شافع شاہ کا شاید موڈ نہیں تھا لیجانے کا۔۔۔۔۔
" شکریہ بیٹا ہم چلے جائے گئے کوئی بات نہیں اللہ تمھے خوش رکھے۔اس پورے سفر میں ایک بار بھی شافع نے جواد صاحب سے مخاطب ہونا ضروری نہیں سمجھا،،شاید ایسے لوگوں کی اسکی نظر میں کوئی ویلیو نہیں تھی۔صنم چادر سمبھالتی ہوئی گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آئی اور ہلکے سے انداز میں عباس کو "تھینکیو" کہا اور اپنے بابا کے ساتھ وہ گھر کی طرف چل پڑی،،،،

****

اسکے جانے کے بعد ہی شافع عباس پر پھٹ پڑا، کیا ضرورت تھی انھیں گاڑی میں بٹھانے کی بہت ہمدردیاں کرنے کا شوق ہے تجھے (این-جی-او) کھول کر بیٹھ جا،،،،،عباس کو تو پہلے سے پتا تھا جواد صاحب کے جانے کے بعد کچھ ایسا ویسا ضرور ہوگا،،، عباس نے ایک نظر اس سنگدل انسان کو دیکھا اور گویا ہوا

"یار تو کتنا بے رحم ہےاور ہاں یہ مت بھول انکا ایکسیڈنٹ ہماری ہی گاڑی سے ہوا ہے"
وہ تو شکر ہے کوئی نقصان نہیں ہوا اور نا ہی انھیں چوٹ آئی ورنہ مسئلہ ہوجاتا
عباس نے اسے احساس دلانے کی ناکام کوشش کی تھی،،،،

ہنہ
شافع نے جواب دینا ضروری نہ سمجھا،،،،

****

شافع نے گھر کی طرف گامزن کر دی۔۔۔کیونکہ وہ گھر جلد از جلد پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔
یار ایم سوری پلیز ریسٹورنٹ چل قسم سے پیٹ میں سوا سو چوہے دوڑ رہے ہیں،،،عباس شرارتی انداز میں بولا۔۔۔
"شٹ اپ گھر چل کر کھانا اب"
شافع دھیمے مگر کرخت لہجے میں بولا۔۔۔
یار کیوں نہیں جائیں گے ؟؟؟ عباس جنجھلاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔۔۔

"میرا موڈ نہیں"

شافع دو ٹوک لہجے میں کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے"

عباس سنجیدگی سے کہتا خاموش ہو گیا""" کیونکہ وہ جانتا تھا اب ضد کرنا بے جا تھا۔۔۔

پورچ میں گاڑی روک کر شافع دروازہ کھول کر باہر آیا۔۔دوسری جانب سے عباس بھی گاڑی اترا

"اندر چلیں اب"

شافع عباس سے مخاطب ہوا،،،،،

نہیں اب گھر جاوں گا،،، لیکن جاوں گا کیسے ؟

عباس شافع کے چہرے پر نظریں مرکوز کرتے ہوئے بولا!

اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے "لے چابی پکڑ"

ہاتھ بڑھا کر عباس کو چابی پکڑائی،

عباس نے منہ پھلائے شافع کے ہاتھ سے چابی لی۔ گاڑی میں بیٹھتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

****

گھر پہنچے تو شمسہ بیگم صنم سے بلکل قطع لیک کرتے ہوئے جواد صاحب سے ہی ہر بات کر رہی تھی،،،،،

گھر میں داخل ہوتے ہی صنم نے جب شمسہ بیگم کی ناراضگی محسوس کی تو اس سے جو جو بن سکا اس نے ان دو نوجوانوں کے بارے میں رائے قائم کی تھی کہ شائد شمسہ بیگم کچھ بولے یا کوئی چھوٹا موٹا سوال کرے مگر شمسہ بیگم کی طرف سے سرد خاموش تھی

****

ڈنر کے وقت کھانے کی ٹیبل پر بھی صنم کی زبان پر اب بھی وہی قصہ تھا،،
آپ نے دیکھا نہیں تھا کتنا مغرور اور پراوڈلی تھا،،
صنم منہ بناتی ہوئی بولی،،،
بیٹا اب رہنے بھی دو،،،کیا ہو گیا ہے،،
جواد صاحب اکتاتے ہوئے بولے،،،،
کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ جواد صاحب؟؟ شمسہ بیگم منہ میں لقمہ رکھتی ہوئی بولیں!
کچھ بھی نہیں بیگم،،،،،
جواد صاحب بات ختم کرنی چاہیے۔۔خاموشی کے ساتھ کھانا کھایا گیا،، جواد صاحب شکر کرتے اٹھ گئے،،،

****

شمسہ بیگم کی ناراضگی صنم کو کسی صورت قبول نہ تھی،،،،،
ماما جانی؟؟

صنم حسرت بھری نظروں سے شمسہ بیگم کو دیکھ کر پکاری۔۔۔۔لیکن شمسہ بیگم اس کو مکمل نظر انداز کرتی ٹیبل سے روٹی اٹھاتے باورچی خانے کی طرف قدم بڑھا دی جیسے ان کے علاوہ وہاں کوئی موجود ہی نہ ہو۔۔۔صنم بھی ان کے پیچھے چلتی ہوئی باورچی خانے میں داخل ہوئی

"""امی جان ای ایم سوری"""

صنم معصوم سی شکل بناتے ہوئے بولی۔۔ماما یار مان بھی جائے نا میں" صنم کہتی ہوئی ان کے گلے میں جھول گئی!!!۔شمسہ بیگم جانتی تھی جب تک وہ اس سے بولیں گی نہیں وہ سر کھاتی رہے گی !

اور ویسے بھی ماں اور اولاد میں کب تک خاموشی رہ سکتی تھی۔۔۔شمسہ بیگم نے اس کے ماتھے پر ممتا بھرا بوسہ ثبت کیا۔۔۔صنم خوش ہوتے ہوے ان کے گلے لگ گی۔۔۔

ماما دیکھنا میں زارا کے گھر سے آیک گھنٹہ میں واپس آجاو گی آئی پرومس،،،،

صنم شمسہ بیگم کے گلے لگتے ہوئے ہوئے بولی

شاباش میرا پیارا بیٹا

اچھی لڑکیاں دیر رات تک باہر نہیں کرتی،،،

اب وہ شمسہ بیگم کے سینے سے لگی پورا دن کی روادار سنا گئی تھی،،،،

***

بھائی آجائے آپ ڈنر کرلیں ریڈی ہے۔۔۔لالی شافع کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں بھوک نہیں ہے گڑیا

شافع اپنی انگلیوں کو بالوں میں پھیرتے ہوے بولا۔۔۔

لیکن بھائی !! لالی نے ابھی کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔۔۔شافع بیچ میں بول پڑا۔۔۔

لالی پلیز سخت نیند آ رہی ہے۔۔ہم صبح بات کرے شافع نیند سے ڈوبی آواز میں بولا کیوں کی جب سے گھر آیا تھا لیپٹاپ پر ہی بزی تھا۔۔

اوکے بھائی گڈ نایٹ۔۔لال مسکرا کر کہتے کمرے سے باہر نکل گی۔۔شافع شاہ کے اوپر نیند کا غلبا تھا ۔۔شافع کب کا نیند کی وادیوں میں کھو چکا تھا۔۔اس کے خوبصورت چمکتے بال کشادہ پیشانی کو چھو رہے تھے۔۔۔

****

صبح ہو چکی تھی چڑیوں کی چہچہاہٹ پوری فضا میں گونج رہی تھی آج موسم آبر آلود تھا کیونکہ اکتوبر کا سٹارٹ تھا،،بارش رات سے وقفے وقفے کے ساتھ ہورہی تھی۔۔۔صنم جلدی جلدی بالوں کو پونی کی شکل دیتی۔۔۔بیگ اٹھاتے ہوے کمرے سے باہر آئی۔۔۔چادر کو ارد گرد پھیلاتی شمسہ بیگم کی جانب دوڑی۔۔۔

سوری امی بہت لیٹ ہو رہا۔۔بس بھی نکل جاے گی ان کمبختوں نے گاڑی بھی نہیں بھیجی۔۔۔

صنم شافع اور عباس کو کوستے ہوئے بولی۔۔لیکن صنم بیٹا ناشتہ

شمسہ بیگم ناشتے کی طرف اشارہ کرتے ہوے بولیں۔۔

بہت لیٹ ہو رہا ہے قسم سے امی۔۔صنم شمسہ بیگم کو بوسہ دیتے باہر کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

یا اللہ پاک بس مل جائے

صنم دعا کرتی تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی تھی۔۔۔

بس کو نکلنے میں ابھی دو منٹ اور رہے گے تھے۔۔۔صنم کا اس بس پر چڑھنا خاصا مشکل ہو رہا تھا ہر قسم کے لوگ اس بس میں موجود تھے۔۔۔

شکر ہے یا اللہ

کونے کی ایک سیٹ خالی دیکھ کر صنم شکر کرتی جھٹ سے اس پر براجمان ہوئی۔۔۔

****

شافع تیار ہوکر ایک نظر خود کو آئینہ میں دیکھ کر اپنا موبائل اور گاڑی کی چابی لئے نیچے آیا بلیک پینٹ پر اوف وایٹ شرٹ بہت ہی کھل رہی تھی اس کے کسرتی جسم پر۔۔۔ناشتہ کرنے کے بعد شافع باہر آیا جہاں پر ٹھنڈی پر نور فضا نے اس کا استقبال کیا۔۔۔مالی بابا پودوں کو پانی دینے میں مصروف تھے ۔۔۔چڑیوں اپنی چہچہاہٹ سننے پر مجبور کر رہی تھی ،، رنگ برنگے پھول ہر جانب بھرے تھے۔۔۔ شافع کو یہ منظر بہت ہی بھلا لگ رہا تھا۔۔۔ایک دم اسی لالی کے چلانے کی آواز آئی،،،،

بھائی،،،،

بھائی شکر آپ ابھی نکلے نہیں

لالی ہاپتی کانپتی رسٹ واچ ہاتھ میں پہنتے ہوے بولتی ہوئی باہر آئی۔۔سامنے شافع کو دیکھ کر اس کو تھوڑا سکون ملا۔۔۔

کیا ہوا بیٹا؟؟

شافع نے نظریں لالی کی جانب مرکوز کی۔۔۔ہلکے سی گرین کلر کے سوٹ میں لالی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔میچنگ اسٹال گلے میں مفلر کی طرح باندھے ہوے تھی۔۔۔کالی سیاہ آنکھ میں کاجل کی لکیر غضب کی ڈھا رہی تھی !!!

بھائی آج میں آپکے ساتھ جاو گی کیونکہ ڈرائیور ابھی تک آیا نہیں

اوکے چلو،،،،ڈراپ کردوں

شافع گاڑی کا دروازہ کھولتا سیٹ پر بیٹھتے ہوے سیٹ بیلٹ باندھا۔۔

لالی بھی اسکے ساتھ براجمان ہوئی

****

بلیک چمچماتی گاڑی یونیورسٹی کے گیٹ کے سامنے رکی

یہ لو گڑیا

شافع نے وائلٹ سے پیسے نکال کر لالی کو دیئے،،،،، لالی گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر اترتی بولی۔۔۔

" تھینکس بھیا اینڈ پلیز ڈرائیور سے کہئے گا مجھے ٹائم پر پک کرے "

اوکے بیٹا آپ فکر نہ کرو ڈرائیو وقت سے پہلے پہنچ جائے گا،،،،،

لالی مسکراتی ہوئی شافع کو تھینکس بولتی لوگوں کی بھیڑ میں گم ہو گی۔۔۔شافع کو مسلسل عباس کی کال آ رہی تھی لیکن نیٹ ورک ایشو ہونے کی وجہ سے کال سن نہیں پا رہا تھا۔۔شافع گاڑی کا دروازہ کھولتا باہر نکلا۔۔اور عباس کو کال ملانے لگا۔۔۔

یار وہ کون ہے ؟؟ فائزہ سموسوں سے انصاف کرتی ہوئی کنزا سے بولی۔۔

کون؟؟؟ کنزا نے یہاں وہاں نظریں دوڑایں۔۔۔

سامنے دیکھو سائیں۔۔فائزہ چاے کا مگ ٹیبل پر رکھتے ہوے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بولی

۔۔

ہاں یار۔۔پتا نہیں کون لیکن کیا پرسنیلٹی ہے واو۔۔۔کنزا شافع کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے مسکرا کر بولی۔۔۔آئی تھنک یہ صنم کی بچی آج نہیں آنے والی فائزہ منہ بناتی ہوئی بولی۔۔۔

****

صنم اپنی ہی دھن میں کال سنتے چلتی ہوئی سامنے سے آ رہی تھی۔۔۔

بیٹا بس مل گئی تھی ،،،پریشانی تو نہیں ہوئی؟ شمسہ بیگم کی فکر سے بھرپور آواز دوسری جانب سے سنائی دی ،

ہاں جی ماما جانی مل گئی انفیکیٹ میں پہنچ بھی گئی ہوں،،،۔۔جی امی ضرور کھا لونگی پلیز آپ پریشان نا ہو۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔اوکے اللہ حافظ

صنم شمسہ بیگم کی نصیحت سننے میں مگن اپنی دھن میں چلی آ رہی تھی کہ اچانک کسی بھاری چیز سے سر لگتا محسوس ہوا

**

شافع کو دیکھ کر کچھ لڑکیاں گروپ کی ٹولی بنا کر شافع کی تعریف کے قصیدے پڑھنے میں مگن تھی

۔۔

ٹھیک ہے آ رہا ہوں تم بیٹھاو ان کو میٹنگ روم میں۔۔شافع موبائل پر عباس سے بات کرتا ہوا بولا
۔۔
آہ۔۔۔صنم کی چینخ اتنی تیز تھی کی آتے جاتے لوگوں کی نظر اس پڑ رہی تھی۔۔۔۔
شافع کی نظروں کے سامنے وہی بھوری آنکھیں تھی۔۔۔جو وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں پہچان سکتا تھا۔۔۔
صنم نے نظریں آٹھا کر دیکھی وہی غرور کا بھرا بندہ سامنے تھا۔۔۔۔شافع صنم کو بازوں سے پکڑے سیدھا کھڑا کرتے ابھی بھی پکڑے ہوئے تھا۔۔
صنم ایک جھٹکے سے خود کو چھڑاتی پیچھے کی اور ہٹی۔۔۔
تم ؟؟ تم یہاں!!!!۔یہاں کیا کر رہے ہو اور اندھے ہو نظر نہیں آتا سامنے سے کوئی چل کے آرہا ہے۔۔مسٹر ایک تو ہماری گاڑی پر قبضہ کر لیا تم نے۔۔۔اور اب اس کالج میں بھی پیچھا کرتے آگئے ہو،، آج کے بعد اگر تم مجھے اس کالج میں دوبارہ دیکھے تو چھوڑو گی نہیں۔۔۔صنم کے منہ میں جو جو الفاظ آئے بول دئے۔۔
اس کو یہ بھی اندازہ نا ہو سکا مقابل کون ہے
" حد میں آپ رہے میڈم ورنہ میں ساری حدودیں پار کر دونگا۔۔۔شافع غصے میں صنم کا بازوں ایک بار پھر سے دبوچتے ہوے بولا۔۔۔
فائزہ اور کنزا کی نظر سامنے صنم پر پڑی۔جو اس وقت سخت غصے میں لگ رہی تھی۔۔وہ دونوں دوڑتی ہوئی صنم کے قریب آئی۔۔۔۔چلو یہاں سے کنزا صنم کا ہاتھ پکڑتے ہوے بولی۔۔
چپ رہو تم دونوں !!

ایسے لوگوں سے نبٹنا مجھے اچھی طرح آتا ہے۔۔صنم شافع کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی ۔۔۔

اگر تم مجھے اس کالج میں کبھی نظر آے تو میں تمہارا قتل کر دونگی۔۔۔
شافع کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔مجھے جوکس بلکل پسند نہیں ہاں لیکن فرسٹ ٹائم مجھے کوئی جوک بہت پسند آیا۔۔
شافع نے ہنستے ہوئے کہا اور واپس مڑتے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کار اسٹارٹ کی,,,,,,,

ابھی لوگوں کا ہجوم ویسا کا ویسا ہی تھا۔
شافع نے کار آگے بڑھا کر "صنم" کے پاس روکی ،شیشہ نیچے کرتے ہوے طنزیہ مسکرا کر نظریں صنم پر مرکوز کی ,,,,صنم کار کے اتنے قریب تھی کی شافع کی آواز بخوبی سن سکتی تھی۔
"نظروں سے قتل کرنے والے کا ہر قتل قبول"
شافع نے کہتے ھ ہویے سن گلاسس آنکھوں پر لگایں اور شیشہ اوپر کرتے ہوئے تیز رفتاری سے آگے بڑھ گیا۔

""پاس رہ کر بھی ھمیشہ وہ بہت دور ملا،

اس کا انداز تغافل تھا خداؤں جیسا۔"

****

لالارخ بہت نروس تھی کیونکہ کی آج کالج کا فرسٹ ڈے تھا۔۔ہر کسی سے انجان نا ہی کوئی فرینڈ۔۔۔ وہ کلاس میں بیٹھی آتے جاتے لوگوں کا ہجوم دیکھ رہی تھی۔۔۔۔لالارخ کی خوبصورتی سب کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔۔جو اس کے لیے بہت گھبراہٹ سبب بن رہا تھا۔۔وہ خوبصورتی میں اپنے بھائی شافع شاہ کی کاربن کاپی تھی پنک ہونٹ ، گورے بھرے بھرے گال ہلکی سنہری آنکھیں اگر کوئی ایک بار دیکھتا تو دوبارہ دیکھنے پر مجبور ہوجاتا،،،،

******

عباس کا اس وقت غصے سے برا حال تھا عباس آخر کار تھک ہار کر آفس خود چلا گیا۔اور شافع کا انتظار کرنے لگا،،،،،شافع شاہ کی بلیک چمچماتی ہوئی فورٹونر گاڑی آٹھ منزلا عمارت کے سامنے آ کر رکی۔۔۔
اس سفید سنگ مرمر سے بنی بلڈنگ جس کا نام "

Bright Construction of SA

ہے،،،، اس کی شہرت بیرونی ممالک تک پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔
گاڑی کا دروازہ کھول کر شافع باہر آیا۔۔۔شافع کو اپنا ہر کام زیادہ تر خود کرنے کی عادت تھی۔ڈرایور نوکر وغیرہ کم رکھتا۔۔
شافع نیوی بلیو کلر میں پینٹ کورٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ زیب تن کئے ایک ہاتھ میں وریسٹ واچ جب کہ روسرے بازو سے اپنے کوٹ کو لٹکانے لمبے لمبے ڈگ بھرتا آفس میں داخل ہوا۔۔
گڈ مارنگ سر"

سبھی اسٹاف میمبرز ادب سے کھڑے ہو کر سلام کر رہے تھے جس کا جواب اثبات میں سر ہلا کر دیتا ۔۔۔ورکر اپنے باس کی سخت طبیعت سے اچھے سے واقف تھے۔۔۔

اپنے کیبن میں داخل ہوتے ہی سامنے عباس کو غصہ سے سرخ چہرا لئے اپنی سیٹ پر بیٹھے دیکھ کر اس کے تعاقب میں آکر شافع نے اپنا بلیک کورٹ چیئر پر ٹکاتا ہوا بولا۔۔۔

عباس تو۔۔تو کب آیا یار ؟؟؟

شافع نے مسکراہٹ دبا کر بات سمبھالنی چاہی۔۔۔

کون میں ؟؟؟

عباس شہادت کی انگلی اپنی طرف مرکوز کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں ظاہر ہے تو ہی۔

کیوں یہاں کوئی اور بھی ہے کیا ؟؟

عباس خاموش رہا

یار ایم سوری میں لالی کو یونی ڈراپ کرنے گیا تھا،، آج اسکا فرسٹ ڈے تھا ناں،، پھر وہاں ایک پرابلم میں پھنس گیا تھا۔۔

شافع معذرت خواہ لہجے میں بولا۔۔۔۔

اوہ اچھا ٹھیک ہے مگر۔یار شافع مجھے بتا تو دیتا یار تو ایک کال تو کر دیتا نہ یار۔۔۔۔۔میں کال کی وہ بھی تمھاری کٹ ہو رہی تھی ابھی تمھیں اپنا نہ آنے کا بتانا تھا مگر کال کٹ جناب کی

عباس لالا رخ کا نام سنتے ہی نرم پڑا

یار بتایا تو ہے پرابلم میں پھنس گیا تھا۔۔ایک بدتمیز لڑکی سے ٹکر ہو گئ تھی اور آپنے کیوں تشریف آوری نہیں مانی تھی۔۔شافع نے ایک بار پھر سے اپنی صفائی پیش کی۔۔۔

یہ ڈیلر فائلز بھی دینی تھی تجھے۔۔آج میری طبعیت کچھ ٹھیک نہیں ہے میں آفس آنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔عباس نے ناراضگی سے کہا۔

میں جوس یا کھانے کو کچھ منگواتا ہوں۔۔پھر ٹھنڈا ہو گا تو۔۔

شافع کال کرتا پیون کو دو جوس لانے کے لیے کہا۔"اور ایک بار پھر سے عباس کی طرف متوجہ ہوا

۔۔۔

لڑکی کونسی سے ٹکر ہوئی تھی ؟؟

عباس کا موڈ اب تھوڑا بہتر ہو گیا تھا۔۔اس لیے اب اسے اتنا اہم سوال اسے یاد آیا تھا۔۔

پتا نہیں یہ تو نہیں جانتا!!!!۔۔شافع ابھی اس بدتمیز لڑکی کے بارے میں کچھ بولتا۔۔باہر سے دستک کی آواز آیی۔۔۔

یس کم ان۔۔اندر سے اجازت آئی۔

پیون ٹرے میں چائے کا دو کپ لیے داخل ہوا۔۔

پیون کو آتا دیکھ ان دونوں کے بیچ مکمل خاموشی چھا چکی تھی

****

دھیرے دھیرے لوگوں کا ہجوم ہٹا صنم اپنا بیگ اٹھاتی اپنی دونوں فائزہ اور کنزا کے ساتھ سیڑھیاں عبور کرتی کلاس میں داخل ہوئی۔۔۔کچھ سٹوڈنٹس نیچے ہونے والے تماشے کو دیکھ نہیں پائے کلاس میں ہونے کی وجہ سے۔۔۔

صنم نے شکرادا کیا۔۔وہ تینوں چلتی ہوئی اپنی جگھوں پر براجمان ہوئی۔۔۔ویسے صنم تم نے اچّھی خاصی انسلٹ کردی بیچارے کی۔۔۔

کنزا نے منہ بناتے ہوئے کہا!

کیوں تمھیں اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے،،صنم نے سخت نظروں سے کنزا کو گھور کر دیکھا۔۔۔

یار ویسے ہی کہ رہی ہوں لیکن قسم سے ہوٹ اور سمارٹنیس کیا غضب کی تھی اف بوڈی بلڈر لگتا تھا ۔۔۔کنزا شافع کا خوبصورت چہرہ سوچتے ہوئے مسکرائی۔

شٹ اپ اگر میرے بس میں ہوتا تو اسکا منہ نوچ لیتی،،،

""بدتمیز "" پتا نہیں کس ماں باپ کی بگڑی ہوئی اولاد تھا،تھپیڑ لگاتی میں اسے دو چار ایک دو لفظ اور بولتا تو،،،،،،

صنم کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا،،،فائزہ نے کچھ یاد آنے پر صنم کو مخاطب کیا

یار تم نے یہ کیوں کہا کہ وہ تمہیں فالو کر رہا ہے،،فائزہ نے کہا ،،،،

وہ ایکچولی کل ہماری گاڑی سے اسکی گاڑی کی ٹکر ہوگئ تھی

صنم نے سر جھٹکتے ہوئے بتایا۔۔یار نہیں ایسا نہیں لگتا،،،، اچّھے بھلے خاندان کا لگ رہا تھا۔۔۔ ہوسکتا ہے غلطی سے ہوئی ہو،،،

افففف چھوڑو یار تم لوگ ایک ہی ٹوپک لے کر بیٹھ گئ ہو

صنم چڑچڑاتے ہوئے بولی"

لالی ان لڑکیوں کی باتیں سننے میں مگن تھی۔۔۔اسے ان لڑکیوں کی باتیں سننے میں مزا آرہا تھا۔۔وہ ہلکے سے مسکرائی اور پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا۔۔۔تین لڑکیاں بات کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔صنم کی نظر اچانک لالی کی طرف گی

""یار وہ کون ہے""

صنم کے سوال پر ان دونوں نے بھی لالی کو دیکھا،،، لالی کنفیوز ہورہی تھی ان کے ایسے گھورنے پہ

۔۔۔

شاید نیو سٹوڈنٹ ہے۔۔

کنزا نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔۔۔چلو اسکے پاس چلتے ہیں کنفیوز لگ رہی

فائزہ لالی کے طرف جاتی ہوئی بولی

:رکو رہنے دو ابھی سر آنے والے ہونگے"صنم نے ہاتھ پکڑ کر رکنے کو کہا۔۔۔

کلاس ختم ہونے کے بعد چلیں گے۔۔۔

کنزا منہ بناتی بیٹھ گئی،،،،

تبھی لیکچرار اپنا رجسٹر اور بیگ ہاتھ میں تھامے اندر داخل ہوئی

"گڈ مارننگ میم" مس کنیز کے کلاس میں داخل ہوتے ہی سارے سٹوڈنٹ ادب سے کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

گڈ مارننگ میم کنیز نے فریش مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا

""sit down All students""

میم نے بیٹھنے کو کہا اردو کی کتاب میں نظریں جمائے کچھ پڑھانے کے لئے جیسے ہی منہ کھولا انکی نظریں بلکل سامنے بیٹھی صنم پر گئی جو کی اس وقت کنزا اور فائزہ کے ساتھ کوئی بات کرنے میں مگن تھی چیونگم منہ میں چباتی وہ معصوم گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

صنم جواد ! ،صنم کو کوئی آواز دیتا لگا,,, اس نے یہاں وہاں نظریں دوڑائی۔۔۔ سبھی سٹوڈنٹ صنم کے چہرے پر ٹکی باندھے ایک ٹک دیکھ رہے تھے

"You sanam stand up"۔۔۔

صنم چونک کے سیدھی ہوئی

مس کنیز نے حکم کیا"

میم می

صنم ڈرتے ہوئے انگلی اپنی طرف کرتے بولی

"Yes Madam you"

صنم چور نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی ہوئی کھڑی ہوئی،،،

کیا کھا رہی ہیں آپ ؟؟

مس کنیز فاطمہ نے صنم کے چلتے ہوئے منہ کو بغور دیکھتے ہوے پوچھا

وہ میں وہ۔۔۔ایکچولی مم میں کچھ بھی تو نہیں۔۔۔ صنم کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی پوری کلاس منہ کتابوں میں منہ گھسائے کھی کھی کرنے میں مصروف تھی صنم حواس باختہ کچھ با معنی لفظ بول کر رہ گی۔۔۔

مس کنیز فاطمہ کی سوالیہ نظریں اس کے چہرے پر جمی تھیں

اگر آپ کو کلاس میں رہنا ہے تو پلز اپنی بچوں جیسی حرکتیں بند کر دیں،،، مس کنیز شاید آج اچھی خاصی صنم کو سنانے کے موڈ میں تھی۔۔۔

"ایم سوری میم"

صنم رو دینے کو تھی،،،،

Next time be a carefully

It's was last time..understand

جی میم

صنم اداس سی شکل بناتے ہوئے بیٹھ گئی۔۔۔

صنم کی انسلٹ پر پوری کلاس میں دبی دبی ہنسی گونج رہی تھی

"کیپ کوائٹ کلاس"

میم کنیز کے بولنے پر پوری کلاس میں ایک بار پھر سے خاموشی چھا گئی۔۔۔۔

******

""MAY I come in Sir""

مسز رزاق باہر کھڑی اجازت طلب نظروں سے شافع کو دیکھ رہی تھی

"یس" شافع نے ہلکے سے سرزنش کی۔۔۔

السلام علیکم سر ان فائل پر آپ کی سگنیچر چاہیے ہم وہ پروجیکٹ تیار کر چکے ہیں جسے منڈے تک لانچن کرنا ہے نیکسٹ ویک آپ کی میٹینگ بھی ہے۔۔۔۔

اوکے شافع شاہ فائل پڑ سیگنیچر کرتے ہوے کچھ کاغزی سوالات بھی کئے جن کا جواب مسز رازآق بخوبی دے رہی تھیں

" Well done"

شافع نے مسکراتے ہوئے ان کی دبے لفظوں میں تعریف کی

شافع کی مسکراہٹ ان کے لئے حیرت زدہ تھی بہت کم ہی شافع مسکراتا تھا۔۔۔

تھنکیو سو مچ سر

مسز رازاق نرم مسکراہٹ سے کہتی فائل اٹھاتے کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔۔

****

یہ لیں چاے شمسہ بیگم چائے کا کپ تھماتی بیڈ کے کچھ فاصلے پر بیٹھی جواد صاحب سے مخاطب ہوئیں۔۔۔

صنم کے بارے میں کیا سوچا ہے آپ نے پوری زندگی پڑھانا ہی ہے یا آگے بھی کچھ سوچا ہوا ہے اس کے لئے۔۔۔ شمسہ بیگم کی بات سن جواد صاحب کچھ سوچتے ہوئے مسکرائے اور پر سکون لہجے میں گویا ہوئے

ہوں،،، صنم ہماری اکلوتی بیٹی ہے۔۔آپ جانتی ہیں نا کتنی منتوں مرادوں کے بعد رب نے اسے ہماری جھولی میں ڈالا ہے۔۔۔

ابھی اپنی بیٹی کی خواہشات پوری کرونگا وہ ایم ایس سی میں ماسٹرز کرنا چاہتی ہے۔۔

آپ صنم کی فضول خواہشات کے بارے میں بالکل نہ سوچے،،،

بیٹیاں جتنی جلدی اپنے گھر کی ہوجائے اتنا اچھا ہے۔۔۔

شمسہ بیگم انکی بات کاٹتے دوٹوک لہجے میں بولی۔۔۔

میں جانتا ہوں مگر ابھی اسکی ایک ہی کے ا ہے عمر نہیں دیکھی جاتی بیٹیاں جتنی جلدی اپنے گھر کو رخصت ہوجائیں بہتر ہوتا ہے انکے لئے بھی اور ماں باپ کے لئے بھی،،،

وہ تو جیسے آج ہی کوئی فیصلہ کرنا چاہ رہی ہوں۔۔

شمس بیگم، اسکے اندر ابھی بہت ہی بچپنہ ہے،،،دو چار سال بعد سوچ گے انشاءاللہ

جواد صاحب اپنی بیٹی کی حرکتیں سوچ کر مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔

اتنا وقت ٹھیک نہیں،،،،،، کچھ بھی ہو جلد ہی کوئی فیصلہ کیجئے اولاد جب بڑی ہو جائے ماں باپ کی نیندیں اڑ جاتی ہیں۔۔۔۔

شمسہ بیگم کہتی چائے کا کپ اٹھاے کچن کی راہ لی۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

کلاس ختم ہوتے ہی سبھی سٹوڈنٹس اپنی اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔کچھ سٹوڈنٹس کلاس سے باہر چلے گئے کچھ کلاس میں ہی بیٹھے کہ گپ شپ میں مصروف تھے،،،

ہائے انوسنٹ لیڈی،،،

Can we sit here

وہ تینوں لالی کے پاس آتے ہوے بولی

"Hello yeah why not"

لالی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

""نام کیا ہے تمہارا""

صنم نے لالی کو یوں مخاطب کیا جیسے کوئی پرانی جان پہچان ہو۔۔

"لالارخ""

لالی نے جھٹ سے اپنا نام بتایا،،

اور آپ لوگوں کا،،،،

فائزہ جیسے اسی موقع کی تلاش میں ہی تھی۔۔۔میں فائزہ اور یہ میری فرینڈ صنم جواد اور یہ کنزا رحمان ہماری ایک اور فرینڈ ہے زاراعبّاس لیکن کل اسکا برتھڈے اسلئے وہ آج نہیں آئی۔۔۔۔

اچّھا

لالی کو یہ نٹ کھٹ لڑکیاں کافی اچّھی لگی تھیں۔۔۔۔

تم نیو ایڈمیشن ہو کیا؟؟؟

کنزا نے سوال کیا۔۔۔

جی میں نیو ایڈمیشن ہو

Actully I Iived in london

بٹ وہاں سے پڑھائی کمپلیٹ کرکے واپس آگئی پھر فری تھی گھر تو مجھے آرٹس کا بہت شوق تھا تو بھائی نے یہاں ایڈمیشن کروا دیا،، آرٹس کی کلاسز کے لئے۔۔لالی نے اپنی بات ختم کی۔۔۔۔

لو پڑھائی مکمل کر جو لی تھی تو شادی کرواتی اور لائف انجوائے کرتی خامخواہ میں دماغ کھپائی،،،فائزہ نے اپنے ارمان اس پہ بھی تھوپنے چاہے

نہ نہیں وہ ابھی شادی کی پلیننگ نہیں

لالی جھنپ کر بولی

کچھ دیر کی گفتگو کے بعد ان تینوں کی لالی سے اچّھی بورڈنگ ہو چکی تھی۔۔۔

صنم ریسٹ واچ پر دیکھتے ہوئے بولی

یار ٹائم کافی ہو گیا ہے اب چلنا چاہیے کنزا اور فائزہ نے ہاں میں ہاں ملائی۔

کل ہماری فرینڈ کی برتھڈے ہے تم بھی آنا مل کے انجوائے کرے گے۔۔۔کنزہ نے لالی کو بھی انوائٹ کیا،،،،

ہاں یار پلیز آنا۔۔

ارے نہیں پھر کبھی ابھی آپ لوگ جاو۔۔۔

لالی نے مسکرا کر کہا

۔۔چلو ٹھیک ہے پھر ملیں گے

وہ تینوں ہاتھ ہلاتی کلاس سے باہر چلی گئی ***

مسٹر بہروز صاحب مارکیٹ میں اپنا مارجن رکھنا کوئی خاص بات نہیں۔۔۔شافع کی میٹنگ اس وقت کسی خاص معاملے پر ہو رہی تھی۔۔۔۔عباس سامنے والی کرسی پر بیٹھا اپنے دوست کی صلاحیت کو

بیسکٹ کھاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اس میں کوئی شک نہیں کہ شافع ایک ذہین بزنس مین اور خوبصورت دل کا مالک بھی جو دنیا کے لیے تو نہیں بس لالی اور عباس کے لئے تھا۔۔۔

عباس کی صلاحیت بھی کسی سے کم نہیں تھی۔۔شافع کے بہت اسرار کرنے پر ہی عباس شافع کے آفس میں جاب کرنے کے لیے راضی ہوا تھا۔۔۔شاید وہ دوست کا احسان نہیں لینا چاہتا تھا۔۔

دیکھیے مسٹر شافع ہمارا پروفیٹ دس پرسنٹ کم ہو گا اور یہ ہمارا نقصان ہے۔۔۔۔۔

مسٹر بہروز پیسے کے پیچھے بھاگنے والا انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور ہمیں آپ کے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کرنی۔۔۔

شافع غصے سے کہتا سب کچھ چھوڑ کر میٹنگ روم سے انتہاہی غصے کے عالم میں باہر آیا،،،،

اپنے کیبن میں آتے ہوے شافع نے ٹیبل پر ہاتھ کے زریعے ایک کک ماری۔۔۔

شافع،،،،

عباس شافع کو پیچھے سے آواز دیتا کیبن میں آیا

یار شافع چھوڑ کیوں اپنا خون جلا رہا ہے اس بہروز کو لے کر گھٹیا انسان دس پرسینٹ کے لیے مرا جا رہا ہے اور ویسے بھی نقصان اس کے بزنس کا ہو گا انسلٹ اس کی ہو گی۔۔۔۔ہماری نہیں،،،،

عباس شافع کو پانی کا گلاس پکڑاتے ہوے شافع کے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا!

****

لالی کلاس روم سے باہر آئی کیفے میں بیٹھ کر شافع کا انتظار کرنے لگی !!! کافی کا آڈر کر کے موبائل میں مگن ہو گی،،،،،کافی دیر انتظار کرنے کے بعد لالی نے تھک ہار کر شافع کو کال کی

ہیلو! بھائی آپ کہاں ہے میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی ہوں میرا کالج کب کا آف ہو چکا ہے !

لالی نان اسٹاپ بولتی گی اسے اندازہ ہی نہیں ہوا دوسری جانب کون اس کی آواز کے سحر میں گرفتار ہو رہا ہے،،،،

بھائی ؟؟؟

کوئی رسپانس نا ملنے پر لالا رخ نے ایک بار پھر سے شافع کو پکارا !!!!

او وہ ایکچولی شافع کچھ کام سے باہر گیا ہے موبائل آفس میں ہی بھول گیا ہے

اوہ

لالی کے منہ سے بے ساختہ نکلا،،،

سوری میں سمجھی بھائی ہے آپ پلیز بھائی سے کہہ دے میں ان کا انتظار کر رہی ہوں

لالی نے جلدی جلدی بات ختم کرتے ہوئے کال ڈسکنیٹ کر دی،،،،

******

موبائل کی اسکرین پر لالی کا نام جگمگاتا دیکھ کر عباس نے مسکرا کر لالی نام دہرایا کچھ دیر بعد شافع کیبن میں داخل ہوا،،،،

کیا ہوا ایسے کیوں کھڑے ہو درمیان میں

شافع اسے کمرے کے بیچ و بیچ کھڑے دیکھ کر بولا

وہ،،می میں،،،ہاں تمہاری کال آرہی تھی میں اٹھانے لگا مگر کٹ ہوگئ

عباس نے انجان بنتے ہوے موبائل شافع کے ہاتھ میں میں پکڑایا،،

اوہ شٹ یار لالی کو پیک کرنا تھا،،،میں کیسے بھول گیا،،وہ پریشان ہورہی ہوگی،،،میں نکلتا ہوں،،،،یار نیکسٹ میٹنگ کی ڈیٹیلز دیکھو ،،، میں تب تک آجاو گا

شافع پریشانی کی حالت میں آفس سے باہر آیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھتے ہی گاڑی کو تیز رفتاری سے لالی کے کالج کی طرف گامزن کر دیا !!!

****

اللہ اللہ کر کے ان تینوں نے گفٹ لیا زارا کی برتھڈے کے لیے۔۔۔صنم تو کل ہی گفٹ لینے کے لیے نکلی تھی۔

اس ایکسیڈینٹ کے بعد صنم کی ہمت نہیں تھی گفٹ لے کر گھر جائے۔لہزا اس نے اب گفٹ لیا ،،،، ایک دو سیلر مین سے تو صنم کی اچھی خاصی بحث ہو گی تھی

****

لالی کا پریشانی سے برا حال تھا اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندے ٹپکنے لگی تھی۔بس ایک دو لوگ ہی رہ گئے تھے۔جن سے لالی کی ہمت تھوڑی بہت بچی تھی۔شافع کی خوبصورت بلیک کار گیٹ کے پاس رکی !! شافع دروازہ کھولتا تیزی سے لالی کے پاس آیا !!! ایم سوری میری جان !!

شافع کو سامنے دیکھ کر لالی کی سانس بحال ہوئی اور وہ جلدی سے شافع کے گلے لگی

بھائی میں ڈر گئی تھی،،

ایم سوری میری جان،،،،

میری میٹنگ تھی دماغ سے نکل گیا آیندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا
شافع کی ماہ بیگم کے ساتھ لاکھ دشمنی سہی لیکن لالی کے لیے اس کے دل میں ہمیشہ عزت اور احترام تھا

شافع لالی کا ہاتھ تھامے گاڑی کے پاس لے گیا دروازہ کھولتا بیٹھنے کو اشارہ کیا !

کیا کھانا ہے میری گڑیا نے،،، لنچ اور آیسکریم کھانے چلے ؟
شافع نے اپنی غلطی کی تلافی کرنا چاہی
نہیں بھائی دل نہیں چاہ رہا !!
لالی مسکراتی ہوئی بولی !!!

****

ان تینوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی !!! صنم دبے قدموں گھر میں داخل ہوئی شمسہ بیگم کی نظر اس پر پڑی
کہا سے آرہی ہو یہ وقت ہے گھر آنے کا،،،،پانچ بج گئے ہیں کہا گئی تھی بغیر پوچھے اور بتائے
شمسہ بیگم دیوار پر گھڑی کی طرف نظریں مرکوز کرتی ہوئے غصہ سے بولیں !

ایم سوری امی یار میں نے زارا کے لیے گیفٹ لانا تھا اس لیے کنزا فائزہ کے ساتھ مارکیٹ تک گئی تھی،،،اور موبائل کی چارجنگ نہیں تھی،،، اب کبھی لیٹ نہیں ہو گا،،،صنم کو صحیح معنوں میں شرمندگی ہو رہی تھی !!

شمسہ بیگم بلا وجہ نہی ڈرتی تھی!! زمانے ہی اتنا خراب ہے !

"امی اب کبھی لیٹ نہیں ہو گا آئی پرامس یو" صنم آج یہ آخری مرتبہ معاف کر رہی ہوں آج کے بعد ایسی غلطی کبھی نہ ہو

سمجھی ؟؟

ٹھیک ہے امی کبھی نہیں وعدہ کرتی ہوں آپ سے"

صنم معصوم سی شکل بناتے ہوئے بولی

"چلو ہاتھ منہ دھو کر کھانا کھاو"

شمسہ بیگم بول کر کچن میں مصروف ہو گئی،،،،

کھانا کھانے کے بعد صنم اپنے کمرے میں آئی۔

آج مارکیٹ میں پیدل مارچ کرکے تھکن کی وجہ سے بدن میں کراہیت ہو رہی تھی

کل پارٹی میں اسے فریش دکھنا تھا۔صنم ابھی سونے کے لیے لیٹی ہی تھی،،آنکھیں بند کرتے ہی سامنے صبح کا منظر آگیا

شافع کا مسکراتا ہوا چہرا سامنے آیا تو صنم جلدی سے اٹھ بیٹھی صنم کی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

کس وجہ سے وہ خود جان کر انجان بن گئی تھی !!! اس نے اٹھ کر کھڑی سے پردے ہٹائے چمکتا چاند پوری آب و تاب سے روشنی دے رہا تھا۔۔ صنم اپنی ہی سوچوں میں محو تھی !

"آنکھوں سے قتل کرنے والے کا ہر قتل قبول " انجان سی مسکراہٹ نے صنم کے ہونٹوں پر احاطہ کیا !!!

صنم خود کو سرزنش کرتی بیڈ پر واپس آئی اور سونے کی۔کوشش کرنے لگی

****

شافع بیٹا

شافع اپنی بالکونی میں بیٹھا سگریٹ پینے کے ساتھ چاند دیکھنے میں محو تھا جب پیچھے سے کسی نے آواز دی۔شافع نے گردن موڑی پیچھے ماہجبین بیگم اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھیں

جی؟

شافع جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا،،،اور بہت ہی برداشت کے ساتھ ان کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

" بیٹا یہ دودھ لائی تھی میں"

ماہجبین بیگم دودھ کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

کس خوشی میں

شافع نے پوچھا

پرابلم کیا ہے آپ کی،نہیں آپ کو ہزار بار بتا چکا ہوں ،،،دور رہا کریں مجھ سے ،،،شاید آپ کو میری بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔

پلیز جایئں یہاں سے،
شافع نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا،،،
شافع میری جان! میں میں تمہاری ماں ہوں بیٹا مجھے معاف کردو
ماہ بیگم کی آنکھوں سے کچھ موتی ٹوٹ کر گال پر گرے
مائیں تو ایسی نہیں ہوتیں۔۔۔میری ماں کو مجھ سے چھین کر اب مجھے بیٹا بنا رہیں ہیں ہنہ
شافع کے لہجے میں بدتمیزی تھی،،،شافع تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو،،،،میری بات تو سنو ،،
ماہ بیگم آگے بڑھتی اسے پہلے شافع نے جوس کا ٹرے ان کے ہاتھ میں تھما دیا،،،وہ رہا باہر جانے کا راستہ،،،پلیز لیو می الون
شافع باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،،،
ماہ بیگم آنسوں پوچھتی ایک نظر شافع پر ڈال کر کمرے سے باہر چلی گیں
ہارے ہوئے انسان کی طرح شافع بیڈ پر گرا اور اپنی آنکھیں موند بند کر لی،،،،

☆☆☆

صنم آج وقت سے پہلے اٹھ گئی تھی۔۔۔اسکو خوشی کی وجہ سے نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔
۔دس بجے کے قریب اسنے ناشتہ کیا اور تیار ہونے کے لئے کمرے میں آگئی ،،،،زارا کی برتھ ڈے کے لئے وہ بہت ایکسائیڈ تھی۔
شاور لینے کے بعد اسنے اپنے گیلے بالوں کو کھلا چھوڑ دیا، پنک کلر کا ڈریس نکال کر اسنے زیب تن کیا کومبنیشن پنک کے ساتھ ہلکی جیولری پہنی, جو کے بہت ہی نفیس قسم سے آراستہ تھی۔۔۔۔اس نے

اوپر بیقومین بنا کر کھلے بالوں سے ایک بار پھر سے برش کیا اور آئینہ میں ایک نظر خود کو دیکھا،،،گلابی گالوں پر ننھا سا ڈمپل جو اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگاتا تھا
باریک ناک، سنہری آنکھیں شربتی ہونٹ پتلی اور دودھیا کلائیوں میں خوبصورت گولڈن بریسلیٹ ڈال کر کالی چادر کو ارد گرد پھیلاتے ہوئے ،میک اپ کا آخری ٹچ دیا۔۔۔نفیس سی ہیل والی جوتی اپنے موم جیسے پیروں میں پہنی۔۔جلدی سے شمسہ بیگم سے ملی

"صنم جس طرح جانے کی جلدی ہے اسی طرح آنا بھی جلدی"

شمسہ بیگم صنم کو ہدایت دیتے ہوے بولی۔۔۔

جی ٹھیک ہے امی پرامس جلدی آوں گی پریشان نہ ہوں۔

صنم مسکراتی ہوئی بولی۔

جواد صاحب گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوے روڈ پر لے آے۔۔

بابا یہ گاڑی کیسے آئی؟؟؟

ان لوگوں نے گاڑی بھیج دی تھی کیا صنم حیران ہوتے بولی۔۔

ہاں بیٹا اسی دن،،، رات کے وقت بھیج دی تھی۔۔۔

جواد صاحب نے جواب دیا۔۔۔

گاڑی زارا کے گھر کے باہر جا کر رکی۔۔

صنم بیٹا واپسی کس ٹائم ہو گی ؟

جواد صاحب صنم کو دیکھتے ہوے بولے۔۔۔

آپ پریشان نا ہو بابا۔۔کنزی مجھے ڈراپ کر دے گی

صنم مسکراتی ہوئی بولتے گھر کی جانب قدم بڑھا دی۔۔۔
اندر زیادہ لوگ نہیں تھے۔۔پھر بھی صنم بہت نروس تھی۔۔ صنم کا وہاں بہت اچھا استقبال ہوا۔۔۔۔

ہاے !
صنم کو اپنے عقب سے آواز آئی،،،،،
اس نے گردن موڑ کر دیکھا سامنے ایک نوجوان ہاتھ کی انگلیوں میں سگریٹ دوبائے صنم کو نظروں کے حصار میں لیے گھور رہا تھا۔۔
صنم کو اسکی نظروں سے الجھن ہونے لگی تھی اور اسے نظر انداز کرتی ہوئی قدم آگے کی طرف بڑھا لی۔۔زاہد کو صنم کا یوں خود کو نظرانداز کرنا ایک آنکھ نہ بھایا،،،،

کچھ دیر کی گفتگو کے بعد کیک کٹا اور خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔
یہ لیں جناب آپ کا گفٹ،،،،،بعد میں دیکھ کر بتانا کیسا لگا،،،
صنم زارا کو گفٹ دیتے ہوئے مسکرا کر بولی،،،
تھنکیو کیوٹی پائے
زارا نے بھی خوش دلی سے تھام کر مسکرا کر کہا
صنم اسکے کیوٹی پائے کہنے پر جھنپ گئی تھی ،،،وہ آج لگ ہی بہت کیوٹ رہی تھی سب نے تعریف کی تھی اسکی،،،،،

****

صنم کو اب گھر جانے کی جلدی تھی۔۔۔۔

صنم

کنزہ گھبراتی ہوئی صنم کے پاس آئی۔۔۔

ہاں ؟؟؟ تم اتنی پریشان کیوں ہو

صنم جانچتی ہوئی نظروں سے کنزہ کو دیکھتے ہوئی بولی۔۔۔

یار۔۔میرے بابا کی طبعیت اچانک خراب ہو گی ہے

مجھے جانا ہوگا۔۔ایم ریلی سوری۔۔کنزہ پریشان سی روتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا کوئی بات نہیں تم جاو میں چلی جاوں گی۔۔

صنم کنزہ کو تسلی دیتے ہوئے بولی۔۔

کنزہ الٹے قدموں واپس چلی گی،،،،

اب میں کس کے ساتھ جاوں ؟

صنم پریشان ہوتی ہوئی زارا سے بولی

میں ڈراپ کر دوں ؟؟ "

زاہد موقع کا فایدہ اٹھاتا ہوا بولا۔۔

ن۔۔۔نہیں صنم ابھی انکار کرنے کے منہ کھولتی کہ زارا بیچ میں بول پڑی

ارے صنم زاہد بھائی ہے نہ بھائی تمیں ڈراپ کر دیں گے۔۔۔۔پریشان نہ ہو

ہمم چلو اچھا ٹھیک ہے

صنم جانے کے لیے تیار ہو گئی کیوں کے اس کو گھر جانے کی بہت جلدی تھی،،،شمسہ بیگم نے اسے بار بار کہا تھا زیادہ دیر تک وہاں نہیں روکنا،،

اوکے یار چلتی ہوں میں کل کالج آنا ہے اوکے،،،

ہاں جی میری جان کل ضرور آو گی،،،اور گھر پہنچ کو مجھے کال کر دینا،،

اوکے

زارا سے گلے مل کر زارا کے والدین سے سلام دعا کرتی وہ گاڑی میں آ کر بیٹھی۔۔"

زاہد گاڑی میں پہلے سے ہی موجود تھا۔۔

صنم کو اندر ہی اندر گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی۔۔۔۔

تمہارا کوئی بوائے فرینڈ ہے۔۔۔۔۔؟

باتوں کا آغاز زاہد کی طرف سے ہوا،،،،

"نہیں مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے"

صنم نے بظاہر تحمل سے جواب دیا مگر اندر سے اسکے اس طرح کے سوال پوچھنے پر دل کانپ گیا تھا

۔۔

تو بنا لو۔۔زاہد اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بہت ہی خبیث مسکراہٹ کے ساتھ بولا

میں نے کہا نہ نہیں،،،،مجھے ضرورت نہیں ہے۔۔ صنم غصہ سے بولی

"لیکن مجھے تو ہے"

زاہد صنم کا ہاتھ پکڑ کر اسکے پورے جسم کو ایکسرے کرتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا،،،

یہ یہ کیا حرکت ہے

چھو چھوڑو میرا ہاتھ گھٹیا شخص اور بکواس بند کرو مجھے چیپ باتیں بلکل پسند نہیں،،،،

"چیپ لوگ تو پسند ہیں نا"

زاہد خباثت سے مسکراتے ہوے بولا۔۔

گھٹیا انسان۔۔منہ بند کرو اپنا،، پلیز مجھے گھر جلدی پہنچاو

اسکی چیپ باتوں سے وہ ڈر گئی تھی۔۔۔

آہ کیا،، کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے

زاہد نے اسکے بال پکڑ کو اس پر جھکتا

اس سے پہلے کچھ اور کرتا۔۔۔صنم نے اپنے نکیلے دانت اور ناخن زاہد کی بازو پہ گاڑ دیئے،،،،

آہ۔۔۔

زاہد کی چینخ بہت درد ناک تھی۔۔

اس سے پہلے کے زاہد گاڑی اسٹارٹ کر دیتا۔۔صنم موقع پاتے ہی گاڑی سے نکلی،،،،

"دیکھ لوگا تمہیں***"

زاہد غصے سے بولا۔۔

صنم خود کو بچانے کے لیے دوڑتی ہوئی کچھ آگے آئی کہ اچانک دوسری روڈ کراس کرتے ہوئے اس کی ٹکر کسی گاڑی سے ہوئی صنم اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔صنم ایک جھٹکے سے زمین پر اوندھے منہ گرگئی۔۔

آف یہ کیا نئ مصیبت ہے

شافع گاڑی کا دروازہ کھول کر جلدی سے باہر آیا،،،،

اگر آپ کو اتنا ہی مرنے کا شوق ہے تو پلیز کسی چھت سے چھلانگ لے وہ موت زیادہ بہتر ہو گی۔۔
شافع غصے سے بولتا ہوا صنم کے بازوں دونوں ہاتھوں سے دبوچ کر کھڑا کرتا ہوا بولا۔۔

سامنے وہی آنسوؤں سے بھری بھوری آنکھیں جو شافع کے ذہن پر نقش ہو چکی تھی رات کے وقت سڑک سنسان تھی صنم کو اس حالت میں دیکھ کر اسے شدید حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔
آپ
آپ ٹھیک تو ہیں؟؟؟
شافع نے نرم لہجے میں پوچھا
صنم جو پہلے سے ہی گھبرائی تھی ،،،،،اس وقت اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کیوں کے وہ ابھی بھی زاہد کے خوف کے زیر اثر تھی کے وہ پیچھا کرتے اسے پکڑ نہ لے،،،
صنم نے اپنی کالی سیاہ پلکیں اٹھائی سامنے اس شخص کو کھڑا پایا جس کی امید نہیں تھی۔۔اسنے بنا کچھ سوچے سمجھے شافع کی شرٹ اپنے ہاتھ میں دبوچی اور شافع کے گلے لگ گی۔۔شافع ابھی اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھا۔۔وہ حیرت ذدہ صنم کو صرف دیکھنے لگا۔۔۔
صنم کو اسے اس وقت ناجانے کیوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی محفوظ ہاتھوں میں آ گی ہو،،،،اب اسے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے

چلو میں آپ کو ڈراپ کر دوں
شافع کے کہنے پر وہ جیسے ہوش میں آئی اور جلدی سے پیچھے ہوئی،،،،،،

اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر جا بیٹھی۔۔چارو طرف ہلکا ہلکا اندھیرا پھیل چکا تھا۔۔۔۔گاڑی کے اندر بھی ہلکا سا اندھیرا تھا۔۔۔ صنم کو اندر گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔۔اس نے چہرے سے شال ہٹا دی۔۔

شافع نے ہاتھ بڑھا کر گاڑی کی لائٹ اون کی جس سے پوری گاڑی میں روشن ہوئی،،،،،،

لمحے کے ہزارویں حصے میں شافع اور صنم کی نظریں ملی

شافع صنم کو اس طرح دیکھ رہا تھا گویا اس سے پہلے کبھی لڑکی دیکھی ہی نہیں۔۔

ا،،،اتنے ندیدے پن سے کیو کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔

صنم آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لئے شال کو اپنے ارد گرد اچھے سے لپیٹتے ہوئے بولی۔۔

شاید آپ مجھے پیاری لگی اور معصوم بھی

شافع کی زبان بے ساختہ پھسلی،،،،،،

کک۔۔۔کیا مطلب دیکھو پلیز مجھے ڈراپ کر دو میں اکیلی ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں تم مجھ سے فلرٹ کرو گے

میں میں تمہارے ساتھ فلرٹ کیوں کروں گا مجھے کیا ضرورت ہے ایسی ہیچ حرکتوں کی

شافع حیرت سے بولا

وہ اپنی چوری پکڑے جانے پر صنم گڑبڑا گیا تھا

ان سب کے دوران شافع کے خیال سے بلکل نکل گیا تھا اس نے لالی کو بھی پک کرنا ہے۔۔

تبھی موبائل کی وایبریشن ہوئی۔۔

شافع نے ایک ہاتھ کے سہارے سے اسٹیرنگ سمبھالتے دوسرے ہاتھ سے کال اٹینڈ کی۔۔

"بھائی آپ کہاں رہ گے ہیں۔میں آپ کا کب سے انتظار کر رہی ہوں"

دوسری جانب سے لالی کی پریشانی سے ڈوبی حالت میں آواز آئی۔۔۔!!

اوہ۔۔ایم سو سوری میری جان ذہن سے بلکل نکل گیا تھا۔۔

"جان" اسکی گرل فرینڈ بھی ہے،،،شکل سے تو شریف لگتا ہے،،،،

جان الفاظ کو سنتے ہی صنم کے دونوں کان کھڑے ہوئے اور وہ من ہی من میں مفروضہ قائم کرنے لگی

دراصل ایک مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔

۔شافع نے "مصیبت" کا الفاظ دہراتے ہوے صنم پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی،،،،

چیپسٹر،،،لفنگر نا جانے کتنی معصوم لڑکیوں کو پھنسا کر رکھا ہے

صنم کا دماغ تیزی سے چلنے لگا تھا،،،،

یو ڈونٹ وری۔۔میں بس پانچ منٹ کے اندر عباس کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔۔۔گڑیا پریشان نہ ہو

بھائی پلیز جلدی بھیجیں میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

اوکے جسٹ فیو منٹ بیٹا۔۔شافع لالی کو تسلی دیتا موبائل کان سے ہٹایا۔۔

یہ کیا حرکت ہے ؟؟؟۔۔ صنم جو کہ نا محسوس انداز میں دوسری طرف کی آواز سننے کی کوشش کر رہی تھی،،، ایک دم سے پیچھے ہوئی،،،،،

کک کون سی حرکت۔۔۔ تمہیں کیا لگ رہا ہے میں تمہاری باتیں سن رہی ہوں۔۔ایسا کچھ بھی نہیں۔ ویسے میں چوری چوری کسی کی باتیں سنتی ہی نہیں ایسی اوچھی حرکتیں مجھے نہیں آتی۔۔یہ سب میری عادت نہیں ہے صنم اپنی صفائی میں کچھ زیادہ ہی بول گئ تھی

ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔میں نے یے کب کہا آپ میری باتیں سن رہی ہے۔۔۔
شافع موبائل ڈیش بورڈ پہ رکھ کر نظریں صنم کے چہرے پر مرکوز کرتا ہوا بولا۔۔

"ضروری نہیں ہر بات بولی جائے کچھ باتیں سوچی بھی جا سکتی ہے جیسے آپ نے سوچی۔۔
صنم نظریں چراتی ہوئی بولی،،،،
ان سب کے دوران صنم راستہ بھی گایڈ کراتی جا رہی تھی۔۔۔

ویسے مجھے لگ نہیں رہا تھا آپ میری باتیں سن رہی ہے،،، بلکہ
شافع اسکے چہرے پہ جھک کر بولا
میڈم مجھے یقین تھا آپ میری باتیں سن رہی ہے
شافع کے سرخ ہونٹوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ رینگ گیی تھی۔۔۔

صنم ایک دم پیچھے ہوکر سائڈ ڈور کے ساتھ جڑی۔اب کہ صنم نے خاموش ہی رہنے میں عافیت سمجھی

صنم کو خاموش کرتا شافع اب عباس کو کال ملانے لگا۔۔۔

☆☆☆

شافع نے عباس کو کال ملائی،،،،دوسری جانب سے کال ریسیو کر لی گئی تھی۔۔
عباس یار میں اس وقت کسی کام میں پھنس گیا ہوں تو لالی میرا ویٹ کر رہی ہے۔۔تم پلیز یار جا کر اس کو پک کر لو گے؟؟؟
شافع دوسری جانب سے جواب کا انتظار کرنے لگا۔۔۔
دوسری جانب عباس کی باچھیں کھل گئی تھی،،،،مگر خود کو کنٹرول کرتے ہوئے سیرس ہوکر بولا!!!
اچھا ٹھیک ہے لیکن میں پہنچو گا کیسے۔۔میرا مطلب ایڈریس وغیرہ کیا ہے ؟؟۔۔عباس الجھ کر پریشانی سی گویا ہوا۔۔ تھنکیو یار،،،میں تجھے لالی کا کانٹیکٹ نمبر سینڈ کر ریتا ہوں۔۔تم اس کو کال کر لینا وہ گائیڈ کر دے گی تو تم آسانی سے پہنچ جاو گے،،،،
شافع شاہ اس کی الجھن کو دور کرتے ہوئے بولا۔۔۔

" اوکے یار ڈن ہوگیا۔۔۔۔"

چل میں رکھتا ہوں،،،لالا رخ کا نمبر بھیج دیں،،،

ہاں بھیج رہا،،،،اللہ حافظ

کال کٹ ہو چکی تھی۔۔

لالی کا نمبر عباس کو مل چکا تھا۔۔گاڑی کی چابی اٹھاتا عباس ایک نظر آئینے میں خود کو دیکھ کر بال ٹھیک کرنے لگا۔۔اچھا خاصا ہینڈسم دکھ رہا تھا۔۔جس پر کسی بھی لڑکی کا دل آ سکتا تھا۔۔۔گاڑی کو اسٹارٹ کر کے عباس نے لالی کو کال ملائی۔۔

ہیلو ؟ جی کون ؟؟؟

لالی نے کال ریسیو کی۔۔

ہائے میں عباس بات کر رہا ہوں۔۔شافع کا دوست،،،، ایکچولی شافع نے مجھ سے کہا ہے میں آپ کو پک کو لوں۔۔۔۔۔

کیا آپ مجھے ایڈریس لوکیشن واٹس ایپ کر سکتی ہے ؟؟۔

عباس جواب کا انتظار کرنے لگا۔۔

اوکے میں شئیر کر دیتی ہوں پلیز جلدی آ جائے۔۔۔

لالی جگہ کا نام بتاتی ہوئی بولی،،،

آپ پریشان نہ ہوں میں بس آ رہا ہوں۔۔

کال کٹ ہو چکی تھی۔۔

شافع کو پورا یقین تھا۔۔عباس اب تک پہنچ چکا ہو گا۔۔کیوں کی شافع شاہ خود سے زیادہ عباس پر بھروسہ کرتا تھا۔۔

نام کیا ہے آپ کا ؟؟؟؟

شافع نے پھر سے بات کا آغاز کیا۔۔

میرا نام جو بھی ہو تم سے مطلب۔۔
صنم چیڑتے ہوئے بولی۔۔
اگر میری مجبوری نہیں ہوتی تو میں تمہیں اور تمہاری اس گاڑی کو آگ لگا دیتی۔۔۔۔
صنم غصے سے آواز کو تھوڑا تیز کرتی ہوئی بولی۔۔
اور یہ آپ کے بس میں نہیں ہے۔۔تمیز سے بات کریں عادی نہیں ہوں میں ایسے لہجے کا،،
شافع بھی اپنی ٹون میں واپس آتے ہوئے سختی سے بولا۔۔
جاہل انسان۔۔صنم شافع کو زیر لب گالی سے نوازتی باہر کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔شافع کو اسکی آواز کی سمجھ نہیں آئی تھی،،،شافع نے سر جھٹک کر ڈرائیونگ پہ فوکس کیا

****

عباس گاڑی کو پارک کرتا ہوا گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگا کر یہاں وہاں نظریں دوڑاتے ہوئے لالی کو کال ملانے لگا،،،،
ہیلو جی لالا رخ میں پہنچ گیا ہوں،،، گیٹ پہ کھڑا ہوں،،،
اس کی نظر عین سامنے حسین و جمیل پیکر لالی پر پڑی۔۔جو کبھی ادھر تو کبھی ادھر دیکھ کر کال پہ بات رہی تھی۔۔لالی کی نظر عباس پر پڑی۔۔

چچ۔چلے ،،،،
لالی عباس کو دیکھ کر کنفیوز ہوتی بولی جو اسے دیکھے جارہا تھا

عباس کے ہونٹوں پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ رینگی اس کو کنفیوز ہوتے دیکھ کر

جی جی چلیں شافع نے مجھے بھیجا

عباس لالی کو چلنے کے لیے بولا۔۔۔۔

لالی اسکے پیچھے چلتے گاڑی تک پہنچی

عباس نے اسکے لئے فرنٹ ڈور اوپن کیا تو لالی دو قدم پیچھے ہوئی

جی وہ۔۔وہ،،،میں پیچھے بیٹھ جاو پلیز

جی نہیں محترمہ میں آپ کا ڈرائیور نہیں جو آپ پیچھے بیٹھے اور میں آلوؤں کی طرح اکیلا آگے بیٹھ کر گاڑی ڈرائیو کروں گا

عباس نے نفی میں سر ہلاتے کہا تھا،،،

لالی خاموش کے ساتھ آگے بیٹھ گئی،،،،

گڈ گرل

عباس مسکرا کر دوسری جانب سے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا،،،،،

******

"چلیے آپ کی منزل آگئی ہے "

شافع گاڑی کو روکتا ہوا بولا،،،،،

صنم شکر کی لمبی سانس کھینچتی گاڑی سے اتری

آپ کا شکریہ

صنم نے شافع کو دیکھتے ہوئے کہا،،شافع بھی اسی کو دیکھ رہا تھا صنم اسکی نظروں کی تپش سے گھبراتی جلدی سے جانے کے لیے مڑی،،،

شافع کے الفاظ نے اس کے بڑھتے قدم کو روک لیا۔۔

آئندہ اس وقت اکیلے گھر سے نکلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

مجھے نہیں لگتا آپ سے میرا کوئی ایسا لنک ہے جو آپ مجھ پر حکم چلائے ،،،،

صنم کو آگ لگی تھی اس کے اس طرح حکم چلانے پر

اس سے پہلے شافع کوئی جوابی کاروائی کرتا

صنم نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی۔۔

شافع کچھ سوچ کر مسکرایا اور گاڑی آگے بڑھا دیا۔۔

صنم نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا۔۔سامنے شمسہ بیگم سوفے پر بیٹھی نظر آئی۔۔

یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا تمہارے۔۔میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا صنم گھر جلدی آ جانا۔۔

کیا ہو گیا بیگم آتے ہی شروع ہو گئی ہیں سانس تو لینے دیں بچی کو پارٹی میں گئی تھی دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے،،،،

جواد صاحب شمسہ کو پرسکون کرتے ہوئے بولے

جب جوان اولاد اس وقت گھر سے باہر رہے تو ماں باپ کی عزت سولی پر لٹکی ہوی ہوتی ہے۔۔پارٹی میں گئی تھی تو کہ کر بھیجا تھا لاڈلی کو وقت سے پہلے واپس آجانا

شمسہ بیگم صنم کو دیکھتے ہوے بولی۔۔
صنم آپ اپنے کمرے میں جانے۔۔
جواد صاحب نے صنم کو حکم دیا۔۔

جی بابا۔۔
صنم اسی موقع کی تلاش میں تھی۔۔دوڑتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی اور سکون کا سانس لیا
افف ماما فضول میں پریشان ہوتی رہتی ہیں،،میں نے تو کوشش کی تھی جلدی آنے کی ساری غلطی کنزا کی ہے
صنم سوچ کہ رہ گئی
کپڑا چینج کرنے کے بعد میک اپ کو خود سے آزاد کرتے ہوئے اس کی نظر اپنے ہاتھوں پر گی۔۔
افف میرا بریسلیٹ کہاں گیا۔۔۔
صنم پریشان ہوتی ہوئی کپرے جھارتے خود سے بولی۔۔۔۔۔

گاڑی کو پورچ میں داخل کر کے شافع جیسے ہی گاڑی سے نیچے اترا۔۔اچانک اس کی نظر سامنے کسی چمکتی شے پر پڑی۔۔
شافع نے ہاتھ بڑھا کر اس کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔خوبصورت نفیس سا بریسلیٹ جس پر سفید موتی چار چاند لگا رہے تھے۔۔
یہ کس کا سکتا ہے۔۔
لالی کا تو نہیں

شافع کی آنکھوں کے سامنے صنم کا سراپا لہرایا۔۔تو محترما کا ہیں۔۔

شافع نے مسکراتے ہوئے پینٹ کی جیب میں ڈال لیا اور ریموٹ سے گاڑی لوک کرتے۔۔موبائل ہاتھ میں لیے شافع سڑھیاں عبور کرتا اپنے کمرے میں آ گیا۔۔

شافع کا کمرہ باقی سب کمرے کی نسبت بہت کشادہ تھا،،،،جو براون کلر کے امتزاج سے رنگا ہوا تھا۔۔۔کنگ سائز بیڈ جس پر بلیک چادر بچھی ہوئی تھی جبکہ اس کی پچھلی دیوار جو کہ وائٹ اور بروان کومبینیشن کلر کی تھی اس پر اس کا ایک بہت بڑا پورٹریٹ لگا ہوا تھا جس میں وہ شہزادوں سی آن بان لیے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔بیڈ کے سامنے کی دیوار جو ڈارک براون کلر کی تھی اس پر ایک بڑی سی ایل-سی-ڈی لگی ہوئی تھی اس کے ارد گرد دو دروازے تھے ایک تو بند تھا جبکہ دوسرا واڈروب کا تھا،بائیں جانب دیوار وائٹ کلر کی تھی جس کے آگے بلیک ڈریسنگ ٹیبل پڑا ہوا تھا اور اس کی دیوار پر اس کی تصویر لگی ہوئی تھی اور ساتھ میں باتھروم کا دروازہ تھا،دائیں جانب پوری دیوار گلاس وال تھی جسے فلحال بلائنڈز نے ڈھانپ رکھا تھا،،،

شافع شاور لے کر تھوڑا فریش ہوا،،بیڈ پہ لیٹتے ہی نیند کا غلبا اس کے اوپر طاری ہوا تھا

رات کے اندھیرے میں عباس اپنی چھت پر کھڑا چاند کو دیکھ رہا تھا۔۔ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا عباس کے گوش گزار ہو رہی تھی۔۔

لالا رخ

عباس اس نام کو زیر لب دہرایا۔۔بہت ہی گہری مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر رکس کر رہی تھی۔۔

وہ شافع کی بہن ہے عباس۔۔تیرے عزیز دوست کی۔۔جو تیرے اوپر بہت بھروسہ کرتا ہے

۔۔۔اسکا بھروسہ توڑے گا کیا؟؟

نہیں

شافع کی عزت ہے مطلب وہ میری بھی عزت ہوئی۔۔عباس خود کو سرزنش کرتا نیچے آگیا۔۔

گڈ مارنگ

عباس آفس میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔

گڈ مارنگ آگیا تو؟؟

شافع نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

ہمم نہیں ابھی راستے میں ہوں

عباس شوخ لہجے میں بولا،،،،

بکو مت

کس کے بارے میں سوچ رہا ہے ؟؟

عباس ایک آنکھ مار کر پوچھا۔۔

کسی کے بارے میں نہیں۔۔

شافع نے بھی مسکرانے پر اکتفا کیا۔۔جانتا تھا اب عباس خاموش نہیں بیٹھے گا

کہیں عشق وشق تو نہیں ہو گیا میرے یار کو

عباس شافع کو آنکھیں چھوٹی کر کے گھورتے ہوئے بولا،،،،،

عباس اگر میں خاموش بیٹھ جاوں تو تیرا دماغ کتنی تیزی سے فضول چلنے لگتا ہے۔۔بکواس بند کر یار۔۔

کیوں تجھے عشق نہیں ہو سکتا کیا ؟؟

عباس کے اس سوال پر شافع کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔

ہو سکتا ہے،،،، کیوں میں انسان نہیں ہوں

شافع لیپ ٹوپ پر کام کرتے ہوئے بولا

یار ویسے تجھے کس قسم کی لڑکی چاہیے ؟؟؟۔اپنے جیسی کھروس یا شوخ مزاج؟؟

عباس اس وقت یوں سوال پر سوال کر رہا تھا گویا اس سے ضروری اور کوئی کام نہیں،،؟

شافع اسے گھور کر گویا ہوا

یہ کیسا فضول سوال ہے ؟؟

یار ہے نہ جیسا بھی ہے،،بتا تجھے کس قسم کی لڑکی پسند ہے ویسے جہاں تک مجھے معلوم ہے تیری پسند تو بلکل یونیک ہوگی۔۔تو ہیرا ہی چنتا ہے اپنے لئے،،اب مجھے ہی دیکھ لے

بکواس بند کر۔۔۔

شافع عباس کو ڈپٹتے ہوئے بولا

یار بتا نا۔۔عباس منہ پھلاتے ہوے بولا۔۔

شافع کو نا چاہتے بھی جواب دینا پڑا کیوں کی عباس کو ٹالنا آسان نہیں تھا

سمجھدار۔۔۔وفادار۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور سب سے ضروری شوہر کے حکم کی تعمیل کرنے والی ہو۔۔

شافع اپنی بات مکمل کرتا پھر سے مصروف ہو گیا۔۔

عباس نے چند منٹوں تک کوئی جواب نہیں دیا

"مجھے اپنا وقت آتا ابھی نظر نہیں آرہا بہت بڑی ڈمانڈ ہے بھئی تیری

عباس زیر لب گویا ہوا

***

وہ سب کی سب کیفے میں بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں۔۔یار چلو کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔کنزا نے سب کو ٹائم باور کرایا۔۔

ہاں چلو۔۔۔سب لوگ اپنا اپنا بیگ سمبھالتی ہوئی کلاس میں داخل ہوئیں۔

گڈ مارنگ سر۔۔سر کامران کے کلاس میں داخل ہوتے ہی سبھی اسٹوڈینٹس ادب سے کھڑے ہو گے ۔۔سوائے صنم کے۔۔جو اس وقت نیچے گری ہوئی کتاب اٹھانے کے لیے جھکی تھی۔۔سر کامران کی شان میں گستخائی کرنا کسی کی جرات نہیں تھی۔۔ناک پر چشمہ ٹکائے سر پر سفید بالوں کی تعداد اچھی خاصی تھی۔۔

صنم جیسے ہی کتاب لے کر اوپر اٹھی۔۔۔سامنے ہی کامران سر کا چہرہ دکھ کر اسکی جان نکلی تھی ،،

افف یا اللہ! اب بستی پکی۔۔۔

ہیلو۔۔اگر آپ کو انویٹیشن کارڈ چاہیے تو وہ بھی بتا دے۔۔۔ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔پوری کلاس کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

شٹ اپ۔۔کامران صاحب تیز آواز میں دھاڑے۔۔

سوری سر بو۔۔بک گر گئی تھی۔۔۔

بک گر گئی تھی تو مطلب آپ مجھے سلام نہیں کریں گی۔۔

سوری سر۔۔صنم نے ایک بار پھر سے صفائی پیش کی۔۔۔

ہنہ سوری

آج کل کی نسل کو ناجانے کیا ہو گیا ہے۔۔استاد کی کوئی عزت ہی نہیں۔۔

سر صاحب برا بھلا کہتے مڑ گے۔۔

چڑیل تمھیں بھی میرے اوپر بڑی ہنسی ارہی تھی نہ تمہیں تو میں کلاس ختم ہونے کے بعد بتاوں گی ۔۔صنم فائزہ کو آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ دیر بعد کنزا،،،فائزہ لالی زارا اور صنم کالج کی گھاس پر بیٹھی باتوں کرنے میں مصروف تھی۔۔

لالی ان تینوں کی نسبت بہت کم بولتی تھی،،،لالی کو انکی باتیں سننے میں زیادہ مزہ آتا تھا،،،جو اپنے شرارت بھرے قصے سنا رہی تھیں،،،

اوہ ہاں

لالی بولتے ہوئے اپنا بیگ کنگھالنے لگی

فرینڈز لسن ٹو می،،،،

لالی کی آواز پر سب کی زبان کو بریک لگ گیا۔۔

آیکچولی پرسوں میری پرینٹس کی انیورسری ہے۔۔میں چاہتی ہوں تم سب لوگ بھی آو مجھے بہت خوشی ہوگی۔۔لالا رخ ایک ایک کو کارڈ پکڑاتی ہوئی مسکرا کر بولی۔۔

اوہ واوو تھنکیو یار

انشاءاللہ ہم ضرور آئے گے۔۔۔کتنا مزا آئے گا نہ۔۔فائزہ کی خوشی دیکھنے لایق تھی۔۔۔

اسی بہانے تمہارے بھائی سے بھی ملاقات ہو جاے گی،،،جن کی تعریفوں کے ہر وقت پل باندھتی رہتی ہو

فائزہ لالی کو آنکھ مارتی ہوئی بولی تو وہ مسکرا دی

تم اپنی چوولیں مارنے سے باز نہ آنا کمینی اور کوئی کام نہیں تمہیں لڑکوں پہ لائنیں مارے کے علاوہ،،،

صنم چونگم چباتے فائزہ کی ستھری کرتے ہوئے بولے

ہووو میں ایسی ہوں کیا بدتمیز۔۔

فائزہ صدمہ سے بولی

جی بالکل آپ ایس

ابھی صنم کچھ بولتی کہ کنزا بولی

لالی یار تمہارے بابا کی گاڑی آ گی لگتا۔۔کنزا نے لالی کو گاڑی آنے کی اطلاع دی۔۔

اوکے بائے گرلز ، اور ہاں سب نے آنا ہے

نو اینی اکسکیوز اوکے

لالی بیگ سمبھالتی ایک کر کے سب گلے ملتی دوبارہ سے باہر کرواتی گیٹ عبور کرتی گاڑی میں آ کر بیٹھ گی۔۔اسی دوران ان سب کی بھی گاڑی آ چکی تھی۔

****

شام کا وقت تھا سب لان میں بیٹھے ٹھنڈے موسی کے ساتھ چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے

آج ہماری بیٹی کا دن کیسا گزرا بہت خوش لگ رہی ہے آپ

سخاوت صاحب لالی کو بیسکٹ پکڑاتے ہوئے بولے ماہجبین بیگم نے بھی مسکرا کر لالی کو دیکھا جو آج پہلے سے زیادہ خوش لگ رہی تھی

آپ کو پتا ہے بابا۔۔میری فرینڈز اتنی اچھی ہے میں بتا نہیں سکتی۔۔ہماری کلاس کی سب سے چنچل لڑکی صنم اور فائزہ ہے مطلب جولی ٹائپ ہیں۔۔ صنم لان میں پڑے جھولے کی ایک سائیڈ پر بیٹھ کر سخاوت سے بولی۔۔اب ماہ بیگم اور سخاوت صاحب کو اپنے پورے دن کی روداد سنا رہی تھی۔۔

شافع ٹیبل پر اپنا گرم بھاپ اڑتی چائے کو گھمانے میں مگن تھا۔۔لیکن اس کا پورا دھیان لالی کی جانب تھا۔۔۔

ماما صنم ہماری کلاس کی سب سے چنچل لڑکی ہے وہ پیاری بھی بہت زیادہ ہے پہلی نظر میں دیکھ کر تو مانو ایک گڑیا لگتی ہے

شافع چائے کا سپ لے کر میز پر رکھا لالی کی زبانی صنم ناما قصہ سن کر شافع کو سخت بوریت محسوس ہو رہی تھی۔۔

سخاوت صاحب نے ایک بار بھی شافع کو مخاتب کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔شاید وہ نارضگی کا اظہار کرنا چاہ رہے تھے۔۔

لالی یار۔۔پلیز دوست نامہ بند کرو یار بور ہو گیا ہوں سن سن کر۔۔

بدتمیز لڑکیوں سے دور رہا کرو جو ایسی فضول حرکتیں کرتیں۔۔شافع بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔

لالہ کی زبان کو بریک لگ گیا۔۔

ماہ بیگم نے ایک نظر شافع پر ڈالی اور آنکھوں کے اشارے سے لالی کو خاموش رہنے کے لیے کہا۔۔

شافع چائے کا آخری سپ لیتے ہوے کھڑا ہوا اور اندر کی جانب قدم بڑھایا ہی تھا کہ۔۔ماہ بیگم کی آواز نے اس کو روک دیا۔

شافع بیٹا کھانا نہیں کھاو گے کیا۔۔

بھوک نہیں ہے شافع نے پیچھے بنا مڑے ہی جواب دیا۔۔ماہ بیگم شرمندہ ہوتی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔۔

شافع کی نیندیں اس کی آنکھوں سے غایب تھی۔۔بیڈ پر لیٹتے ہوے اس نے تکیے کے نیچے سے اس چمکتے بریسلیٹ کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔نا جانے اس کو اس بریسلیٹ میں کس چیز کی تلاش تھی۔۔

تبھی موبایل کی رنگنگ ہوئی۔۔اسکرین پر عباس کا نیم چمک رہا تھا۔۔

ہیلو۔۔شافع

ہاں بولا۔۔

یار شافع مجھے سخت بوریت ہو رہی ہے،،کلب چلیں۔۔۔فری ہے ؟؟؟

نہیں میرا موڈ نہیں تمہیں جانا ہے تو جا،،کل والی میٹنگ کو پریزنٹیشن بھی ریڈی کرنی ہے ابھی شافع اکتائے لہجے میں بولا

اوف یار ہر وقت کام،،کام

مجھے تو لگتا تم نے قائداعظم کے قول کو زیادہ سریس لے لیا ہے

عباس بولتے ہوئے خود ہی قہقہ لگا گیا،،، دوسری طرف شافع کے ہونٹ بھی مسکراہٹ میں ڈھلے مگر صرف چند سیکنڈز کے لئے

اب میں رکھو

ہمم چل ٹھیک ہے مگر ہم کل شاپنگ پر چلیں گے۔۔عباس بولا۔۔۔

نہیں

ابھی شافع اپنا اپنی بات پوری کرتا کہ عباس فورا ٹوک کر بولا

پلیز شافع اس طرح ہماری تھوڑی مستی بھی ہو جاے گی اور میں انکل اور آنٹی کے گفٹ بھی لے لوں گا۔۔!عباس نے شاپنگ کرنے کا اپنا اصل مقصد بتایا۔۔

کتنا بے عزت ہے تو۔۔میں نے تو تجھے انوایٹ نہیں کیا ہے۔۔پھر بھی منہ اٹھا کر آ جائے گا شافع افسوس کے لہجے میں بولا۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔تجھے معلوم ہونا چاہیے تو مجھے کبھی انوایٹ نہیں کرتا لیکن میں سب سے پہلے موجود ہوتا ہوں۔۔عباس ڈھٹائی سے بولا۔۔

بے عزت جو ہے۔۔۔شافع مسکرا کر بولا۔۔

اچھا یار بتا نا جاے گا یا نہیں۔۔عباس پھر سے اپنے مقصد پر آیا۔۔

ٹھیک ہے چلوں گا مگر جلدی واپس آجائے گے۔۔۔شافع جان چھڑاتا ہوا بولا۔۔

اوکے یار کل ملتے ہے۔۔شافع نے کال ڈسکنیٹ کر دی۔۔۔

***

اب امی سے اجازت کیسے لوں گی۔۔صنم سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔۔جواد صاحب نے بیٹی کو دیکھا جو کب سے انگلیاں چٹکا رہی تھی۔۔

صنم کیا بات ہے بیٹا۔۔

جواد صاحب نے بیٹی کی پریشانی جاننی چاہی

کچھ بھی نہیں بابا۔۔صنم زبردستی مسکراتی ہوئی بولی۔۔

اب اپنے بابا سے بھی چھپائیں گی۔۔جواد صاحب بیٹی کو دیکھ کر بولے۔۔

بابا۔۔پرسوں میری فرینڈ کے گھر ایک پارٹی ہے میری ساری دوستیں جایں گی مجھے بھی انوائٹ کیا ہے،،، کیا میں چلی جاو

صنم کے اتنے معصومیت سے بولنے پر جواد صاحب منع نہ کر پائے

ہمم ٹھیک ہے بیٹا۔۔آپ تیاری کرے میں آپ کی ماما کو منا لوں گا۔۔جواد صاحب کہتے ہوئے جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے،،،

جبکہ صنم جواد صاحب کو شاکی نظروں سے دیکھ رہی تھی

**

لالی ابھی جیسے ہی لیٹنے کے لیے بیڈ پر آئی۔۔میسیج کی رنگ ٹون ہوئی

لالی موبایل اٹھاتی ہوئی انباکس میں آے میسیجیس کو دیکھنے لگی۔

السلام و علیکم

کا میسیج وہ بھی انجان نمبر سے دیکھ کر لالی کی پیشانی پر نم آلود شکنیں نمودار ہوئی

کون ؟؟؟

لالی نے بھی میسیج ٹایپ کر کے سینڈ کیا۔۔

کچھ سیکنڈ بعد پھر ٹوں بجی

شاید آپ کا کوئی چاہنے والا ہوں۔۔

جواب دوسری جانب سے آیا۔۔لالارخ کو ایسے جواب کی امید نہیں تھی۔۔

کیا مطلب شرافت سے اپنا نام بتاو،،، نہیں تو میرے بھائی کے بارے میں جانتے نہیں ہو۔۔لالی نے غصہ سے ٹایپ کر کے سینڈ کیا۔۔جانتے نہیں ہو میں کون ہوں۔۔لالی نے اپنی پہچان کرانا ضروری سمجھا۔۔۔

جی جانتا آپ کون ہے۔۔لیکن یہ کمبخت دل نہیں مانتا ہزار بار یے کہہ کر سمجھایا یے وہ شافع شاہ کی بہن ہے۔۔لیکن یہ ماننے کو راضی ہی نہیں۔۔دوسری جانب سے دل پر ہاتھ رکھ کر اپنا دکھڑا سنایا گیا

۔۔

اس جواب پر لالا رخ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گی۔۔

تت۔۔تم مجھے جانتے ہو ؟؟ لالی نے ایک بار پھر سے سوال کیا۔۔

دوسری جانب مقابل کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

نہیں ابھی کوشش کر رہا ہوں۔۔

صبح ہونے دو بھائی سے کہہ کر تمہارا پتا نکلواتی ہوں۔۔لالی غصے سے تیز اسپیڈ سے ٹایپ کر کے سینڈ کیا۔۔

لالی کا میسیج پڑھ کر عباس کے ہونٹ مسکرانے باز نہیں آ رہے تھے۔۔

کیا ظلم ہے۔۔وہ ظلم بھی ہے۔۔۔ محبوب بھی ہے

دوسری جانب سے شعر و شاعری کا آغاز ہوا۔۔

جاہل

لالی منہ ہی منہ بڑبڑایی

موبایل آف کر کے سونے کی سعی کرنے لگی۔۔۔

☆☆☆

صبح معمول کے مطابق شافع نے ناشتہ کر کے لالی کو کالج ڈراپ کیا اور گاڑی عباس کے گھر کے راستے پر گامزن کر دی۔۔ تھوڑی دیر بعد شافع عباس کے بیڈ روم میں موجود تھا جب شافع آیا تو آگے عباس ابھی شاور لے کر فارغ ہوا تھا۔دونوں یہاں وہاں کی گفتگو کرنے میں مگن تھے۔۔

عباس کا دو مرحلے کا گھر بہت ہی خوبصورت تھا۔۔اس گھر میں صرف دو نفوس رہتے تھے وہ اور اس کی ماں۔۔اس کے بابا کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔۔ جس وجہ سے اس کی ماں دل کی مریضہ ہو گئیں تھیں۔۔

وقت کے ساتھ ساتھ عباس کو اپنی زمہ داریوں کا بھی احساس ہو گیا۔۔

اگر آپ کی تیاری مکمل ہو گی ہو تو عزت ماب عباس صاحب چلیں سواری تیار ہے آپ کی۔۔شافع عباس کو لڑکیوں کی طرح آہستہ آہستہ تیار ہوتے دیکھ کر سخت کوفت کا شکار ہوا تھا اس لئے چیڑتے ہوئے بولا۔۔

خود تو شہزادہ چارلس بن کر آیا ہے اور مجھے اچھے سے تیار بھی نہیں ہونے دے رہا ہے۔۔بس یہ پر فیوم رہ گئی،،، اسپرے کر لوں عباس شوز کی لسیز باندھتے ہوئے شوخ لہجے میں بولا۔۔

عباس بھی کسی شہزادے سے کم نہیں تھا۔۔نکھرا نکھرا سا عباس ہزاروں لڑکیوں کی جان تھا۔۔

"کر لیجیے کر لیجئے۔۔"شافع بناوٹی مسکراہٹ مسکراتے ہوے بولا

"گڈ بوائے۔۔۔"

اگر بور ہو رہا ہے تو وہ تیری پسند کی ہسٹری بکس پڑی ہے وہ پڑھ لے۔۔۔

نہیں یار،،،موڈ نہیں

شافع نفی میں سر ہلاتے موبائل میں مصروف ہوگیا،،،،،

******

ایک دو کلاسیز اٹینڈ کرنے کے بعد فری لیکچر میں وہ سب دوستیں کالج گراونڈ کی ہری بھری گھاس پر بیٹھی مسلسل بولے جا رہی تھی۔۔

یار کل جب ہم لالی کے گھر جاینگے تو خالی ہاتھ جاینگے کیا۔ہماری عزت کا سوال ہے بھئی۔۔"

صنم کی باتوں پر سب نے اپنے کان دھرے۔۔

ہاں یار یہ تو ہم بھول ہی گئے تھے۔۔

آج ہی کچھ پلین کرتے ہیں۔"

زارا نے بھی اپنی راے دینی ضروری سمجھی۔۔
زارا کی لالی کے ساتھ آج دوسری ملاقات تھی۔۔پھر بھی دونوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا۔۔جیسے ایک دوسرے کو برسوں سے جانتی ہو۔۔۔

"ارے نہیں نہیں اس کوئی ضرورت نہیں ہے تم سب لوگ میرے گھر آ جاو بس میرے لیے وہی کافی ہے۔۔"
لالی نرمی سے مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔
"ایسے کیسے ڈیئر یہ ممکن نہیں ہماری آمد پہلی دفعہ ہے آپک طرف سو خامووش۔۔۔"
صنم اپنی شہادت کی انگلی ہونٹوں پہ رکھ کر بولی اسکے ناخن بہت خوبصورتی تراشے ہوئے تھے اب بھی پنک کلر کی نیل پالش سے رنگے ہوئے تھے
'اسکی دوستوں کو اسکے نرم نازک ہاتھ بہت پسند تھے خاص کر فائزہ کو،،،اکثر وہ اسکے ہاتھوں کو پکڑ رکھتی جس پہ صنم کو سخت چڑ ہوتی تھی۔۔"
تو پھر ویٹ کس کا،،،چلتے ہیں نہ واپسی پہ ہی شوپنگ کرنے،،،
"سب گھر پر کال کرکے بتادیتے ہیں کہ آج لیٹ ہوجائے گے تھوڑا سا۔۔"
کنزا پرجوش انداز میں بولی
یار لیکن ہمارے پاس تو اس وقت پیسے ہی نہیں ہے۔۔صنم کا نقتہ اب پیسوں پر تھا۔۔ویسے تو ان لوگوں کے پاس پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی۔۔لیکن اس وقت کالج میں ہونے کے باعث اتنا پیسے نہیں تھے کہ شوپنگ کر سکے۔۔۔

یہ تو کوئی پرابلم ہی نہیں ہے میرا کریڈیٹ کارڈ ہے نا۔۔زارا نے جھٹ سے اپنا کریڈٹ کارڈ بیگ سے نکالتے ان لوگوں کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔

ارے یہ چیز میرے عزیز،،،

"واہ۔۔۔میری شہزادی۔۔"

صنم نے زارا کے ہاتھ پر تالی مارتے ہوئے خوش ہو کر کہا۔۔

تو چلو پھر دیر کس بات کی چلتے ہیں نہ۔۔کنزا کو اب جانے کی جلدی تھی۔۔

یار کلاس اٹینڈ کر کے چلتے ہے۔۔لالی نے کلاس اٹینڈ کرنا ضروری سمجھا۔۔

نہیں یار زیادہ امپورٹنٹ کلاس نہیں ہے ،،،،،

چلو کسی سے لیکچر کا پوچھ لے لیں گے " صنم بے چین ہوتے ہوئے بولی۔۔

ہاں ہاں چلو۔۔فائزہ کو بھی جانے کی جلدی تھی۔۔

وہ پانچوں اپنا اپنا بیگ سمبھالتی چپکے سے گیٹ عبور کرتی ہوئی سڑک پر آئی۔۔دور سے صنم کو ٹیکسی آتے ہوئے دکھائی دی۔۔

ارے وہ ٹیکسی گزر رہی ہے اس میں چلتے ہیں،،،، رکشہ میں ضرور دھکے کھانے ہیں

ٹھیک ہے پھر چلو روکتے ہیں ،،،،

پانچوں ایک قطار میں ہاتھ پکڑ کر سڑک کے بیچ و بیچ کھڑی ہوگئی تھیں تاکہ ڈرائیور کو نظر آجائے ان لوگوں نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو رکوایا۔۔ایک ایک کر کے سب اندر ایڈجیسٹ ہوئی۔۔

******

شافع اور عباس دونوں آفس سے نکل رہے تھے شاپنگ کے لئے،،،،دونوں نے ہی اپنے کوٹ ہاتھ میں لئے ہوئے تھے،،،شافع نے آستینوں کو کونی سے تھوڑا نیچے تک موڑا ہوا تھا بائیں ہاتھ میں اسکی وہی قیمتی سی گھڑی....عباس نے تو ٹائی بھی اتار دی تھی شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھول کر اسنے آستینوں کو کافی حد تک اوپر چڑھا لیا تھا،،،،

شافع کے چہرے پر تھکن صاف واضح تھی....

وہ اس وقت سیدھا گھر جانا چاہتا تھا مگر عباس اسے بخشنے کے موڈ میں بلکل نہیں تھا....

اسکا کلب جانے کا یا کچھ کھانے کا موڈ تھا اور وہ اسی بات کے لئے شافع کو منا رہا تھا.....

یار پلیز چلتے ہے نہ شاپنگ کے بعد بہت اچھا ہے وہ کلب ،،،،،

شافع تھکن سے چور لہجے میں بولا

"عباس کچھ تو خیال کرو۔۔صبح سے مسلسل میٹنگز بھگتا رہا ہوں۔۔"

اچھا چلو شاپنگ مال آگیا ہے مگر مجھے جلدی نہ مچانا میں نے تسلی سے ساری چیزیں لینی ہے۔۔"

شافع کوفت سے آنکھوں گھما کر رہ گیا

شافع نے مال کی قریب جا کر گاڑی روکی۔۔گاڑی کا دروازہ کھول کر شافع اور عباس اپنی شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ باہر آئے،، عباس ہم یہاں زیادہ ٹائم نہیں روکیں گے۔۔شافع عباس کا چہرہ بغور دیکھتے ہوئے بولا۔۔

کچھ سمجھ میں آیا کیا کہہ رہا ہوں میں۔۔شافع نے جواب نا ملنے پر ایک بار پھر سے عباس کو مخاتب کیا۔۔۔

"کتنی بار کہے گا یار ٹھیک ہے پہلے اندر تو چل۔۔"عباس نے اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔وہ دونوں قدم سے قدم ملاتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔۔عباس تھری پیس سوٹ دیکھنے میں مگن تھا۔۔

اس کے بر عکس شافع کسی سے کال پر مصروف تھا۔

یار ہم یہاں پر شاپنگ کرنے آئے ہیں تو مسلسل فون پر بزی ہے۔۔عباس ناراض ہوتے بولا۔۔

کلائنٹ کا کال ہے یار بہت امپورٹینٹ ہے۔۔"شافع معذرت خواہ لہجے میں بولا۔۔تو ویٹ کر میں بس کال سن کر آ رہا ہوں۔۔۔"شافع عباس سے کہتا کانچ کا دروازہ کھول کر باہر چلا آیا۔۔

کنزا وہ دیکھو کتنا خوبصورت اسٹال ہے چلو وہاں چلتے ہے۔۔صنم شہادت کی انگلی سے کنزا کو دکھاتی ہوئی بولی۔۔

رکو یہ تو پسند کر لیں پھر چلتے ہے۔۔کنزا سرسری سے انداز میں بولتے ہوئے ایک بار پھر سے رینگز دیکھنے میں مصروف ہو گی۔

میں تو جا رہی ہوں تم لوگ کا دل ہو تو آ جانا صنم چڑ کر کہتی آگے بڑھ گئ کیوں کہ گھنٹے سے بس ونڈو شاپنگ ہی کر سکی تھیں

صنم اپنی ہی دھن میں بار بار پیچھے مڑ کے دیکھ کر چلتی ہوئی آ رہی تھی فائزہ لوگ اس کے پیچھے آئی بھی رہی ہیں یا نہیں جبکہ دوسری جانب سے شافع موبائل کان سے لگاے باتوں مصروف سامنے سے آ رہا تھا۔۔

یہ بہت ڈھیٹ قسم کی لڑکیاں ہیں۔۔۔"صنم منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے آگے جا رہی تھی کے اچانک اس کی ٹکر کسی مضبوط چیز کے ساتھ ہوئی صنم کڑا کے رہ گی

جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولی سامنے شافع کو دیکھ کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا

وہ شافع کو دیکھنے میں مگن سی تھی جب اسکے عمل پر مسکراتے شافع نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے جھک کر بولا

" نظر لگاو گی کیا اب۔۔"

شافع صنم کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہراتا ہوا بولا

کیوں تم بہت خوبصورت ہو کیا۔۔

صنم نظریں چراتی ہوئی بولی۔۔

یہ تو اب آپ بتایں گی کیونکہ تار آپ رہی تھی مجھے۔

کیا مطلب ؟؟

صنم اپنی ایک آئی برو چکا کر بولی۔۔

اسکی یہ ادا شافع کو بہت دلکش لگی تھی

"مطلب بہت پوچھتی ہے آپ۔۔"

شافع کے لبوں پر بہت ہی گہری مسکراہٹ تھی۔۔

تم مجھے ٹریس تو !!

صنم اس سے پہلے آگے کچھ بولتی شافع نے موبائل اپنی جینس کی پوکٹ میں ڈال کر دائیں بائیں دیکھا اور صنم کے دونوں بازوں سختی سے دبوچتا ہوا کونے کی سائیڈ لے گیا جہاں سے لوگوں کو نظر آنا خاصہ مشکل تھا۔۔

"آہ چھوڑو میرا بازو کک کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے چیپ انسان" صنم آواز اونچی کرتے ہوئے بولی

"اگر میں تمہارا پیچھا کرنا ہوتا تو تم یہاں پر نہیں میرے بیڈ روم میں ہوتی"

شافع نے آج شرافت کا چولا اتار پھینکا تھا۔شافع صنم کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

صنم کے تن بدن میں جیسے آگ لگ گئی تھی اتنی گھٹیا بات سن کر

آج کی بعد جب بھی ہم ملیں گے نہ تم یہ الفاظ نہیں دہراو گی ورنہ جو ہو گا بلکل اچھا نہیں لگے گا

،،،اور اس کی زمیدار بھی تم خود ہو گی۔۔

میں کیوں ملنے لگی تمھارے سے ؟؟

صنم کراہت سے بولی۔۔

"یہ تو وقت ہی بتائے گا کون کب او کہاں ملتا ہے "

شافع کا ہاتھ ابھی بھی صنم دونوں بازوں پر تھے۔۔

چھوڑے مجھے درد ہو رہا ہے۔

صنم آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے بولی----

"""ہم نے دیکھا ہے بہت غور سے

تیرے چہرے پہ تیری آنکھیں کمال کرتی ہیں""""

شافع اسکے آنسو دیکھ کر فورن بازوں چھوڑتا واپس مڑ گیا۔۔۔۔

ذلیل انسان چھوڑوں گی نہیں تمہیں میں۔۔شافع صنم کے الفاظوں کو نظر انداز کرتا چلا گیا،،،شافع اسکی آنسو بھری آنکھیں دیکھ کر بے چین ہوا تھا،

"یار اب صرف انکل کے لیے گفٹ لینا رہ گیا ہے،،، چلو چلتے ہیں"

کنزا کہتی ہوئی آگے بڑھی۔۔لالی ان لوگوں سے کچھ فاصلے پر تھی۔۔زارا کنزا اور فائزہ دوسری جانب چلی گئیں.......

لالی بیگ میں کچھ ٹٹولتی ہوئی آ رہی تھی اس کی نظروں کے عین سامنے عباس لالی کو تک رہا تھا۔۔

لالی دونوں آنکھوں کو سختی سے بند کرتی ہوئی پیچھے مڑ گی۔۔

عباس مسکراتا ہوا لالی کے پاس آیا۔۔

آج اس کی خوش قسمتی تھی دشمن جاں کا دیدار ہوا تھا۔۔

آپ یہاں ؟ عباس کی مسکراہٹ کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکتی تھی۔۔

پلیز آپ بھائی سے مت کہنا

"لیکن آپ آئی کس کے ساتھ ہے؟"

عباس نے اگلا سوال بے ساختہ کیا تھا۔

"اپنی فف فرینڈز کے ساتھ پلیز آپ بھائی کو نہیں بتانا کہ میں فرینڈز کے ساتھ مال آئی ہوئی بس ہم نکلنے ہی والے ہیں"۔۔لالی عباس کی التجا کرتی ہوئی بولی۔۔

اوکے اوکے ٹھیک ہے نہیں کہوں گا۔۔

آپ مسکرا کیوں رہے ہیں ؟؟ لالی پوچھ بیٹھی۔۔

وہ اس لئے کیوں کہ یہ ناچیز آپ کے بھائی کے ساتھ ہی مال میں آیا ہے

یہ بتاتے ہوئے۔عباس کی مسکراہٹ اور گہری ہو گی۔۔

اوہ کک کیا سچ میں ؟؟ اور مائی گوڈ

لالی ایک دم چلا کر بولی

ہمم بلکل اس لئے آپکو چاہیے کہ آپ یہاں سے نو دو گیارہ ہوجائے اس سے پہلے کہ آپ کا بھائی آپ کو دیکھے

عباس نے مسکراتے ہوئے مفید مشورے دیا

اوکے اللہ حافظ

لالی عباس کو کہتی فورا سے پہلے باقی سب کو بولانے کے لئے لیڈیز کولیکشن سائڈ میں گھسی،،،

وہاں پہ شافع کا آنا نا ممکن تھا تقریبا

"صنم تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟"

کنزا صنم کی حالت دیکھتے ہوئے بولی۔۔

"ن۔نہیں تو۔میں تو بلکل ٹھیک ہوں"

صنم بناوٹی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجا کر بولی

اچھا شاپنگ تو ہو گی اب چلیں """

صنم جلد از جلد یہاں سے غایب ہونا چاہتی تھی۔۔
"ہاں ہاں چلو کافی لیٹ ہو رہا ہے"
لالی کو اپنی ہی جلدی تھی
اسے ڈر تھا کہی بھائی کی نظر نہ پڑ جائے۔۔۔
وہ سب مال سے باہر آئی ٹیکسی میں بیٹھ کر کالج کی راہ لی۔۔
لالی کو کالج ڈراپ کیا اور اپنے گھر چلے گی۔کیوں کہ کالج آف ہونے میں کچھ ہی وقت رہے گیا تھا لالی کو کبھی بابا ڈرائیور یا بھائی پک کرنے آتے تھے اور ٹائم سے پہلے بھی پہنچ جاتے تھے کبھی کبھار اس لیے پہلے لالی کالج ڈراپ کر دیا تھا۔۔۔۔

"تمہاری شاپنگ ہوگئی کہ کچھ رہتا ہے ابھی بھی۔۔۔"شافع عباس کو دیکھتے ہوئے بولا۔جس کی شاپنگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔
"ابھی تو نہیں پلیز تھوڑا اور وقت اس غریب کو دے دے۔۔۔"عباس نے مسکینوں جیسا منہ بناتے ہوئے کہا۔۔
بس بھی کردے یار اب مجھے جانا ہو گا لالی میرا انتظار کر رہی ہو گی۔۔اس کو پک بھی کرنا ہے۔۔شافع ریسٹ واچ پر ایک نظر دیکھتے ہوئے بولا۔
ٹھیک ہے تو چل وہ تیرا انتظار کر رہی ہو گی کسی کو انتظار کرانا غلط بات ہے۔عباس کی زیر لب مسکراتے ہوئے آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔۔

خیر تو ہے آج بڑا فلاسفی بولی جا رہی ہے۔۔شافع عباس کو بغور دیکھتے ہوے بولا۔۔

یار ایسے ہی کہہ رہا ہوں۔اب دیر نہیں ہو رہی۔۔عباس بات کو در گزر کرتا ہوا بولا۔۔ٹھیک ہے چلو شافع نے چلنے کا اشارہ کیا

شافع نے آتے ہی ڈرایونگ سیٹ سمبھالی اور گاڑی کالج کے راستے پر گامزن کر دی۔۔

گیٹ کے قریب گاڑی جا کر رکی تو لالی پہلے ہی سے وہاں موجود تھی

لالی عباس کے سامنے نروس ہوتے ایک نظر عباس پر ڈال کر مصنوعی مسکراتے ہوئے دروازہ کھول کر اندر بیٹھی۔۔۔۔

البتہ عباس نے اسکی مصنوعی مسکراہٹ دیکھتے بھرپور مسکراہٹ کی

****

راستہ خاموشی سے طے ہوا گاڑی کو پورچ میں کھڑا کر کے شافع باہر آیا دوسری جانب سے عباس بھی باہر آیا... لالی ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اندر چلی گی۔۔

شرافت سے اندر آجاو منع نہ کرنا

شافع نے عباس سے کہا

"اوکے بوس۔۔۔"

عباس ماتھے پر ہاتھ لیجا کر سلوٹ مارتا مسکراتے ہوئے شافع کے ساتھ قدم سے قدم ملاتا گھر میں داخل ہوا۔نظریں اب دشمن جاں کو تلاش کر رہی تھی۔۔لیکن افسوس عباس کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا

۔شافع کے بیڈ روم داخل ہوتے ہی عباس تھکے انداز میں بیڈ پر گر گیا۔۔شافع اس کی اس حرکت کو دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلاتا اپنا کوٹ اتار سایڈ پر رکھا۔۔

ڈرایونگ میں کرتا آیا ہوں اور تھکاوٹ آپ جناب کو ہو رہی ہے

اچھا چھوڑ ویسے شافع تیرا روم نا کسی بادشاہ کے کمرے سے کم نہیں ہے۔عباس شافع کے روم کو سراہتے ہوئے بولا۔۔

شافع نے صرف مسکرانے پر ہی اتفاق کیا۔۔

یار بڑی تھکاوٹ ہو رہی ہے دل کر رہا ہے لمبی تان کے سو جاو۔۔۔

عباس سرہانے پر سر رکھتے ہوئے آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا

تو میں نے کہا تھا ایک ایک دکان پہ ریٹ ڈال،،، تین گھنٹے تو تم بس ٹرائے کرتے رہے ہو

شافع اسے لتارتے ہوئے بولا

"یار تو جانتا تو ہے تیرے بھائی کو برینڈ چیزیں پسند ہیں۔۔۔سو اتنا ٹائم تو لگتا ہے"

عباس مسکاتے ہوئے شوخ لہجے میں بولا

اسی دوران چائے پانی کی ٹرالی بھی آ چکی تھی۔۔۔۔

چل یار میں تو جا رہا ہوں

عباس بیسکٹ کے ساتھ چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے اٹھا

"خدا حافظ۔۔رات کو آو گا دوبارہ اور لانگ ڈرائیور پر چلے گے

عباس شافع کے بغلگیر ہوتے ہوئے بولا

"نہیں شکریہ مجھے میٹنگ پریزنٹیشن ریڈی کرنی ہے ابھی۔۔۔ تھوڑی زحمت کرکے تم بھی وہ کام کر لینا جو میں نے میل کیا ہے

"ہمم کوشش کرو گا۔۔"عباس شان بے نیازی سے بولتا مسکراتے ہوئے باہر نکلا

ہائے۔۔عباس پر قسمت مہربان تھی اس وقت سڑھیوں پر ہی دشمن جاں کا دیدار ہو گیا۔۔

کچھ وقت پہلے آگئی ہوتی تو اور بھی اچھا ہو جاتا۔عباس لالی کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے بولا۔۔

جی ؟؟ لالی نا سمجھی کے عالم میں عباس کو دیکھتے ہوے بولی۔۔

"جی نہیں ہاں۔۔۔"عباس لالی کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔

آپ میرے خیال سے جا رہے تھے۔۔لالی ایک اچٹتی نگاہ عباس پر ڈالتی ہوئی بولی۔۔

منزل کا تو ہمیں کچھ پتا نہیں کہ کس راستے جائیں۔۔

عشق کے یا گھر کے

عباس آنکھ بند کیے اپنی دلی کیفیات کو بیان کرنے کے لیے الفاظ کا چناو کر رہا تھا۔۔

جج۔۔۔جی۔۔کیا کہہ رہے ہے آپ

لالی گھبراتی ہوئی بولی۔۔

"کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا

تو بڑے پیار سے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ

اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو
اور بے تابی سے فرصت کے خزاں لمحوں میں

تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو
میں تیرے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا

جب کبھی موڈ میں آ کر مجھے چوما کرتی
تیرے ہونٹوں کی میں حِدّت سے دِہک سا جاتا

رات کو جب بھی نیندوں کے سفر پر جاتی
مرمریں ہاتھ کا اِک تکیہ بنایا کرتی

میں تیرے کان سے لگ کر کئی باتیں کرتا
تیری زُلفوں کو تیرے گال کو چوما کرتا

جب بھی تو بندِ قبا کھولنے لگتی جاناں
اپنی آنکھوں کو تیرے حسن سے خیرہ کرتا

مجھ کو بے تاب سا رکھتا تیری چاہت کا نشہ
میں تیری روح کے گلشن میں مہکتا رہتا

میں تیرے جسم کے آنگن میں کھنکتا رہتا
کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا"""

خدا حافظ۔۔عباس اسی مسکراہٹ کے ساتھ چلا گیا۔۔
لالی اس کو جاتا دیکھتی رہی ایک لمبی سانس بھر کر لالی شافع کے کمرے میں آئی۔جو اس وقت پوری توجہ کے ساتھ لیپ ٹاپ میں بزی تھا۔
بھائی۔۔؟ لالی شافع کو پکارتی ہوئی صوفے کے قریب آئی۔
آو بیٹھو گڑیا۔۔شافع لیپٹاپ بند کرکے لالی سے بولا۔۔
"آپ کل پارٹی اٹینڈ کرے گے نا ؟ باہر تو نہیں چلے جائے گے ہر دفعہ کی طرح۔۔۔"
لالی کی آنکھوں میں ایک آس تھی شاید اس کا بھائی ہاں کہہ دے۔
"نہیں گڑیا کل ایک ضروری میٹنگ ہے فورین کے ساتھ تو مجھے لندن جانا ہوگا ایک آدھ ویک کے لئے میری جان اپنے لیے کچھ منگوانا ہے تو مجھے لسٹ بنا دینا میں لیتا آو گا"
شافع نے بہت ہی صفائی سے جھوٹ بول کر بات کو گھمانے کی کوشش کی
"بھائی مجھے آپ سے کچھ نہیں چاہیے پلیز لیکن کل آپ کہیں نہیں جایں گے پلیز۔۔"

لالی کی آنکھیں آنسوں سے نم تھی۔۔۔

"میں ضرور آتا میری جان لیکن میٹنگ"

شافع اس پہلے کچھ اور بولتا لالی بیچ میں بول پڑی۔۔

"پلیز بھائی میں پہلی بار آپ سے کچھ مانگ رہی ہو آپ انکار نا کرے اور میں چاہتی ہوں آپ ماما کو تھوڑی عزت دں میری ماما بہت اچھی ہیں بھائی اور وہ آپکی بھی تو ماما ہیں" لالی روتے ہوئے بولی۔۔

لالی کی اتنی منّت پر شافع آخر کر راضی ہو گیا صرف اور صرف لالی کے لئے۔ورنہ اس پارٹی میں اس کا دم گھٹتا تھا ہمیشہ کی طرح اس کا یہی ارادہ تھا منظر سے غایب ہو جائے گا۔۔لیکن قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔

اوکے میں ٹرائے کروں گا مگر پرامس نہیں کرسکتا اوکے اب رونا بند کرو اور جا کر سو جاو۔شافع لالی کی ناک دباتا ہوا بولا۔۔

" تھینکس پلیز ٹرائے نہیں کرنا بلکہ آنا ہو گا

اوکے گڈ نایٹ بھائی۔۔لالی گڈ نایٹ کہتی چلی گی۔۔

شافع کو بہت اکتاہٹ محسوس ہو رہی تھی کل وہ اس عورت کی اینیورسری پر جائے گا جہاں پر اس کی ماں کو ہونا چاہیے تھا۔۔دراز میں سے سگیرٹ کا پیکٹ نکال کر اسے آگ سلگا کر اپنے سرخ ہونٹوں کے بیچ دباکر سلگاتے کش لینے لگا،،،

شافع سموکنگ بہت کم کرتا تھا لیکن جب انسان ہر چیز سے ہار جاتا ہے پھر وہ خود کو بھی نقصان پہنچانے لگتا ہے ایسا ہی کچھ حال شافع کا بھی تھا۔۔۔

**

لالی ہاتھ پیر میں لوشن ملتی ساتھ میں کچھ گنگنانے میں بھی مصروف تھی کال کی رنگ نے اس کی گنگناہٹ کو بریک لگایا۔۔

ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اسکرین پر گوسپ گرلز کے نیم سے گروپ کال جگمگا رہی تھی

لالی کال اٹینڈ کرکے بیڈ کے کراون کے ساتھ ٹیک کر بیٹھی اب ان کی نا ختم ہونے والی گوسپ شروع ہو چکی تھیں،،،، تقریبا گیارہ بجے بات کرکے فارغ ہوئی تو اوپر چمکتے میسیج کو پڑھ کر لالی کو جھرجھری سی آ گی۔۔

"آج تم مال میں کیا کرنے گئی تھی۔۔۔"

تم ہو کون ؟؟لالی کی انگلیاں تیزی سے کام کر رہی تھی۔

"پہلے جو پوچھا ہے وہ بتاو اگر خیرت چاہتی ہو تو۔۔۔"

دوسری جانب بھی ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا گیا۔۔۔

"شش شاپنگ کرنے۔۔"لالی کو بلا آخر جواب دینا ہی پڑا۔۔

اور اس شخص سے کیوں بات کر رہی تھی۔۔دوسری جانب سے پھر سے سوال کیا گیا۔۔

کس کے ساتھ ؟؟

لالی کو سمجھ میں نہیں آیا وہ کس کی بات کر رہا ہے۔۔

تم آج تو اکیلی نظر آئی ہو دوبارہ اپنے بھائی یا بابا کے بغیر کہی اکیلی نظر نہیں آنی چاہیے "

تم کون ہوتے ہو آوڈر دینے والے۔۔لالی نے غصے سے میسیج ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔۔

جلد پتا چل جائے گا ابھی جو کہا ہے اسے دماغ میں اچھے سے بٹھا لو۔۔

دوسری جانب سے تھوڑا روب جھاڑا گیا

لالی کا پارہ ہائی ہوا تھا

تم صبر کرو تمھارے دماغ میں میری بات نہیں گھسی تھی لگتا کہ میں نے بھائی کو بتایا تو خیر نہیں ہے تمہاری

لالی غصہ سے ٹائپ کرکے بغیر جواب کا انتظار کئے موبائل پاور آف کر گئی،،،

""یہ نئی مصیبت کہاں سے گلے پڑ گئی ہے اب ،،،،اگر بھائی کو بتایا تو پتا نہیں کیا سوچے گے میرے بارے میں۔۔"

لالی کا سر درد ہونے لگا تھا سوچ کر کہ آج تو باہر کوئی ایسا مشکوک بندہ ملا بھی نہیں جس پہ شک کرو،،،،

"افففف دفع کرو لال رخ۔۔"

آخر لالی تمام سوچیں جھٹک کر سونے کی تیاری میں لگی

****

یہ بیسٹ ہے یار سب ایک کلر کا ڈریس ہی پہنتے ہیں

کنزا صنم کے کپڑے سلیکٹ کرتے ہوئے بولی،،،

وہ سب اس وقت کانفرنس کال پہ اپنے اپنے کپڑے سیلیکٹ کر رہی تھیں

صنم کا ڈریس آخر کار ڈیسایڈ ہو ہی گیا تھا کل کے لیے۔۔

یار چل بہت نیند آرہی ہے اب رکھتے ہیں کافی ٹائم ہو گیا ،،،زارا سستی سے بولی

کل ٹائم پہ آجانا اوکے ؟؟؟لالی نے پھر سے یاد کروانا ضروری سمجھا

*****

اب صنم کو صرف شمسہ بیگم کا ڈر تھا ہو سکتا ہے وہ نا جانے دیں لیکن جواد صاحب شمسہ بیگم کو منانے میں کامیاب ہو ہی گئے تھے ،،،،

لایٹ آف کرکے صنم سونے کے لیے لیٹی دونوں آنکھ بند کر کے وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

لیکن اس کی سوچوں کا مرکز شافع شاہ پر اٹکا ہوا تھا۔۔

کون ہو سکتا ہے وہ۔۔یا اللہ وہ ہمیشہ مجھ سے ہی کیوں ٹکڑاتا ہے۔۔۔اور اسکو دیکھ کر میری حالت کیوں عجیب ہو جاتی ہے۔۔کیا چاہتا ہے وہ۔صنم سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔"

آخر صنم فضول سوچوں کو خود سے دور جھٹکتی سونے کی کوشش کرنے لگی تھی

****

پورے گھر میں چمکیلی لایٹوں کی روشنی سے چمک رہا تھا ہر طرف رونق ہی رونق تھی۔۔سفید روشن فانوس ہر شے ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے۔۔لان کو بہت ہی خوبصورت طریقہ سے سجایا گیا تھا۔۔مہمانوں کی تعداد زیادہ تھی رنگ برنگے آنچل لہرا رہے تھے ہنسی شوخیاں گونج رہی تھی۔۔جتنی مہمانوں کی تعداد تھی اس سے زیادہ بڑھ کر ویٹرز کی تعداد تھی۔جو ہر میزبان کے پاس بار بار آکر کولڈرنک سرو کر رہے تھے،

شافع اس وقت اپنے بیڈ پہ لیٹا سر ہلکا ہلکا دبا رہا تھا اس کا بلکل دل نہیں کر رہا تھا وہ اس پارٹی میں شرکت کرے۔۔لیکن لالی کا مان نہیں توڑنا چاہتا تھا اس کی التجا کو نظر انداز کرنا بہت مشکل تھا اس کے لئے،،،،،گھر کے ہر فرد کے ساتھ اس کی بول چال کم تھی ،، لیکن لالی میں اس کی جان بستی ہے۔۔۔۔

شافع کے کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا۔۔

شافع نے آنکھ کھول کر سامنے دیکھا تو سامنے عباس کو کھڑا پایا۔۔

تم۔۔تم کب آئے ؟۔شافع نے عباس کو دیکھ کر پوچھا۔

ابھی جب تم گہری سوچوں میں مبتلا تھے،،کیوں یار ہر وقت کیوں فضول سوچ کر پریشان رہتا ہے پرانی باتیں بھول کر آگے بڑھ۔۔۔۔۔انکل آنٹی بہت اچھے ہیں اور تو خوش قیسمت ہے تیرے پاس دونوں نعمتیں ہیں بجائے ان کے خوش رہ کر اپنی زندگی خوشحال کرو،،،تو پرانی باتیں لے کہ بیٹھا ہے عباس تو جیسے آج اس کو بلاوجہ سٹریس میں دیکھ کر پھٹ پڑا تھا

***

صنم اگر تمہاری تیاری مکمل ہو گی ہو تو چلیں۔۔کنزا دروازہ کو کھٹکھٹاتی ہوئی بولی

"ہاں یار بس پانچ منٹ اور "صنم نے ایک بار پھر سے پانچ منٹ مانگیے

"""یار جلدی کرو نہ لالی نے ناراض ہو جانا ہے ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہے ہمیں آئے ہو اور تمہارا پانچ منٹ ختم ہی نہیں ہو رہا۔۔۔"

زارا غصے سے بولی

"اچھا میری بہن آ رہی ہوں بس یہ شوز تنگ کر رہے ہیں اور اسکے علاوہ کوئی کپڑوں کے ساتھ سوٹ کرتے بھی نہیں"

صنم تنگ آتی بولی۔اسکا جوتا ہیل والا تھا جس کی وجہ سے اسے چلنے میں مشکل پیش آرہی تھی

سب دوستیں صنم سے تنگ آ کر اس کے روم میں آگئی

"ماشااللہ یار بہتتتتت پیاری لگ رہی ہو،، نظر نہ لگے ہماری بنو کو" زارا جلدی سے بولی

سب کا منہ کھلا کا کھلا ہی رہے گیا

کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔ صنم کو ابھی مزید تعریف کروانی تھی۔۔۔

بہت۔۔بہت زیادہ پیاری۔۔""

جواب فایزہ کی طرف سے آیا۔۔

" تھنکس۔۔۔تم سب بھی بہت پیاری لگ رہی ہو"

"صنم اتراتے ہوئے بولی،" شمسہ بیگم اسے ایک نظر دیکھ کر نظریں پھیر گئی کے کہی ان کی خود کی نظر نہ لگے جائے اور دل ہی دل میں صنم کی بلایں لینے لگی۔۔

خیریت سے جانا بچوں،،، پہنچ کر کال کر دینا میں تو کہا تھا صنم کے بابا چھوڑ آتے ہیں

"نہیں آنٹی کوئی بات نہیں انکل کی طبیعت نہیں ٹھیک انہیں آرام کرنے دیں انہیں۔۔"زارا نے ٹیکسی مگوا لی ہے آپ پریشان نہ ہوں "

فائزہ شمسہ بیگم تو تسلی دیتے ہوئے بولی

"ٹھیک ہے بیٹا مگر جلدی واپس آنا اور موبائل اون رکھنا میں کال کرتی رہو گی راستہ میں

شمسہ بیگم بولتی ہوئی انھیں گیٹ تک چھوڑنے آئی

٭٭٭

عباس کا لیکچر سن کر شافع مجبور ہو گیا۔۔ٹھیک ہے آ رہا ہوں تو نیچے جا شافع عباس سے کہتے ہوے بیڈ سے اٹھا۔۔شاور لینے کے بعد تیاری مکمل کرتے پرفیوم اپنے اوپر اسپرے کیا اور باہر نکل گیا۔۔
شافع اس وقت غضب ڈھا رہا تھا پارٹی میں زیادہ تر لوگ اسی کو دیکھنے کے لیے بے چین تھے۔۔
سڑھیوں پر قدم رکھتے ہی اس کی نظر نیچے جمی محفل پر گی جہاں پر لوگ باتوں میں مگن تھے اور ایک کارنر پہ قوالی کا انتظام تھا جس کے ارد گرد لوگ خاصی تعداد میں جمع تھے۔۔__

شافع کو دیکھ کر ماہ بیگم کو یقین نہیں آ رہا تھا شافع بھی آیا ہے کیونکہ ہر سال وہ کسی میٹنگ کا بہانہ کر کے نکل جاتا تھا۔۔ایک دو لوگ جن سے بزنس میں اسکی اچھی بول چال تھی ان سے سلام کرنے کے بعد عباس کے پاس گیا جو اس وقت اسی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا،،
میرا یار شہزادہ لگ رہا ہے بلکہ حسن میں تو گوروں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے تم نے۔۔۔شافع کو پہلے سے ہی پتا تھا عباس کن لفظوں میں اس کی تعریف کرے گا۔۔
"اور تو نے گوریوں کو۔۔"شافع دھیرے سے کہتا ہسنے لگا۔۔چل بیٹا کوئی نہیں ہو جاتا ہے مگر بعد میں اس کا حساب لوں گا۔۔عباس بھی بخشنے والوں میں سے نہیں تھا

٭٭٭٭٭٭

گاڑی لالی کے بنگلے کے سامنے جا کر رکی جہاں پر ہزاروں گاڑیاں پہلے سے ہی موجود تھی۔۔لالی نے ان لوگ کو ایڈریس دے دیا تھا تا کی آنے میں کوئی مسلہ نا ہو۔۔گاڑی سے اترنے کے بعد ان

چاروں نے اس خوبصورت بنگلے کو دیکھا۔۔جس کو دیکھ کر ان لوگ کے اچھے خاصے ہوش اڑ گے تھے
۔۔

دو گاڈز اندر جانے کا راستہ بتانے کے لیے موجود تھے۔۔

یار ہم لالی کے گھر ہی آئے ہیں نہ

لگتا کسی شہزادے کی سلطنت میں آگئے ہین

فائزہ حیرت زدہ ہوتے بولی

یار اس نے تو یہی ایڈریس دیا تھا۔۔،،،زارا خود حیرت سے سجے ہوئے محل نما گھر کو دیکھتے ہوئے بولی

"چلو اندر چل کر دیکھتے ہیں۔۔۔"

وہ سب اندر کی جانب بڑھئ

اتنا بڑا عالیشان گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا

کنزہ نے گھر کی طرف دیکھ کر بولا

لالی جو کہ انکا ہی انتظار کر رہی تھی اس کی نظر ابھی ان لوگوں پر پڑی ہی تھی کہ وہ تیزی سے ان لوگوں کی طرف لپکی،،،،

لالی کی خوشی دیکھنے لائق تھی لالی نے سب دوستوں کے گلے لگ کر سلام دعا کیا

مجھے بہت زیادہ خوشی ہو رہی ہے یار تم سب کو اپنے گھر دیکھ کر یقین نہیں آرہا۔

لالی کے انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی

"اب کر لو یقین ہم آ گے ہیں"

زارا ہنستے ہوے بولی۔۔

"آو میں تم سب کو پہلے ماما سے ملواتی ہوں پھر اپنا سارا گھر دیکھاو گی۔۔۔۔"

"ضرور بھئی کیوں نہیں ،،،چلو پہلے آنٹی سے ملتے ہیں" فائزہ جوش سے بولی،،،اسے پورا گھر دیکھنے کا شوق ہورہا تھا

یار کنزا میرے ساتھ ساتھ رہنا ہاتھ پکڑ کر میرے پاوں دکھنے لگے ہیں ابھی سے۔۔اتنی بڑی ہیل پہننے کی وجہ سے،،،،صنم پریشانی سے بولی وہ اب پچھتا رہی تھی کہ میچنگ ضرور کرنی تھی

کچھ نہیں ہوتا یار نہیں گرتی بس بیلنس رکھ کر آہستہ آہستہ چلو،،،

ہمم چلو۔۔۔صنم کنزا کا بازو پکڑ کہ اداسی سے بولی

ماما یہ دیکھے میری فرینڈز آئی ہیں،،،لالی ان کو ماہ بیگم کے قریب لاتے ہوئے خوشی سے بولی،،،،،،

"السلام وعلیکم آنٹی کیسی ہیں آپ" چاروں مسکرا کر ماہ بیگم کو سلام کرتے بولی

""وعلیکم السلام بیٹا میں ٹھیک۔آپ کیسی ہو بہت شکریہ آپکے آنے کا بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر،،،""

ماہ بیگم بہت ہی پیار سے ان لوگوں سے ملی،،،ان کو یہ لڑکیاں پسند آئی تھیں

لالی نے سب کا نام کے ساتھ انٹروڈکشن کروایا

کچھ دیر کی گفتگو کے بعد ویٹرز جوس کا ٹرے لیے حاضر ہوا۔۔سب نے ایک ایک گلاس اٹھایا۔۔

چلو فرینڈز اندر چلے میں آپکو اپنا گھر دیکھاو

پانچوں اندر کی جانب بڑھ گئ

اوہ اندر داخل ہو کر سیڑھیاں چڑھ رہی تھیں کہ ایک دم چینخ کی آواز آئی

آہہہہہہہہہہہ

ابھی وہ سب پہلی سیڑھی سے ہی صنم کے پاوں کے نیچے دوپٹہ آنے کی وجہ سے اس کا توازن بگڑا اور وہ برے طریقہ سے پیچھے کی طرف دھرم سے گری

سب پریشانی کی حالت میں دوڑتے ہوئے صنم کے قریب آئیں جو زمین پر پاوں پکڑے آنسوؤں کو روک نہیں پائی

"صنم۔۔۔"

کیا ہوا صنم۔۔۔سب سے پہلے فائزہ اسکے پاس دوزانوں بیٹھتے ہوئی پریشانی سے گویا ہوئی جب کہ باقی سب بھی پریشانی میں اسکے پاس کھڑی تھیں کہ اچانک یہ کیا گیا

"آوچ ہہ مم میرا پاوں"

صنم روتے ہوئے بولی

صنم آٹھو میری جان صوفہ پر بیٹھو پہلے دیکھنے تو دو ہوا کیا ہے،،،،صنم نے اٹھنے کی کوشش کی تھی پر پیر پر وزن ڈالتے ہی درد کی تیز لہر اٹھی تھی کہ وہ اٹھتے ہی دوبارہ بیٹھ گئ

نہ نہیں میرے سے نہیں آٹھا جانا پلیززز بابا کو کال کرو مجھے گھر جانا ہے میرے سے ہلا بھی نہیں جا رہا

اچھا اچھا ویٹ کرو ابھی میں باہر،،،،،ارے وہ رہے بھائی

شافع بھئیا پلیز ادھر آیئے گا

لالی ابھی صنم کو بول رہی تھی کہ شافع کو اوپر سے آتا دیکھ کر بے ساختہ اسے بلاگئی

شافع جو اپنا موبائل چارج پہ لگانے کے لئے کمرے میں آیا تھا اب اس کا نیچے جانے کا اب کوئی ارادہ نہیں تھا کہ ایک دم کسی کہ چلانے کی آواز سن کر تجسس سے باہر آیا تھا مگر آگے صنم کو زمین پر پاوں پکڑے بیٹھے دیکھ کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا

لالی کی آواز پر ہوش میں آتا فورا سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا

یہ کون ہے لالی بیٹا اور یہاں کیا کر رہی

حیرت کا اصل جھٹکا تو صنم کو بھی لگا تھا شافع کو دیکھتے

"میری فرینڈ ہے بھائی ہم اوپر جارہے تھے کہ صنم سیڑھیوں سے گر گئی اب اس سے آٹھا نہیں جارہا پلیز ہماری ہیلپ کر دیں صوفہ پر بٹھانے میں"

کیا ہوا ہے محترمہ کہ آپ سے آٹھا بھی نہیں جارہا ایک سیڑھی سے گری ہے چھت سے نہیں جو اتنا واویلا مچایا ہوا ہے"

شافع اسکے نزدیک دوزانوں بیٹھتے ہوئے سرگوشی میں بولا اور پاوں کو پکڑنا چاہا

"چھو۔۔۔چھوڑیں پلیز "صنم جھجکی

"ششش خاموش آواز نہیں"

۔شافع زرا سخت آواز میں صنم کی آنکھوں میں سنجیدہ نظریں گاڑھے آہستہ آواز میں گویا ہوا

صنم ایک دم خاموش ہوگئی اسے واقعی پاوں درد ہورہا تھا ابھی بحث کرنے کی ہمت بلکل نہیں تھی۔۔

باقی سب بھی پریشانی سے کھڑی تھیں

شافع نے نرمی سے پاوں تھاما اور اس کا معائنہ کرنے کے بعد صنم کو دیکھا جو متوقع درد کا سوچ کر معصومیت سے آنکھیں میچے ہوئی تھی

شافع نے اپنا سر جھکا کر اپنی نظر اس کے پاوں پر مبذول کی اور بنا تاخیر کیے صنم کا پاوں ایک دم موڑا،،، کہ صنم کی چینخ بے ساختہ تھی،،، اب صنم آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لئے پاوں کو پکڑے بیٹھی تھی

ہلکی سی موچ تھی ٹھیک ہوگیا ہے،،میرے روم میں پین کلر پڑی ہے وہ کھلادو جو مصنوعی درد ہے وہ بھی ختم ہوجائے گا،،،،

شافع ہاتھ جھارتے ہوئے آٹھا اور لالی سے بولا

اوکے بھائی تھنکیو،،،،اینڈ بھائی ان سے ملے یہ میری فرینڈز ہے۔۔

باری باری لالی نے سب کا تعاروف کروایا۔۔شافع نے صرف ان لوگوں سے ہیلو پر ہی کام چلانا چاہا مگر لالی کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔

"یہ ہے صنم اور یہ ہیں میرے پیارے سے بھائی۔۔شافع شاہ

شافع نے اپنا ہاتھ صنم کی طرف بڑھایا۔۔

صنم کو نہ چاہتے ہوئے بھی شافع کا ہاتھ تھامنا پڑا۔

"نائیس ٹو میٹ یو" شافع کی معانی خیز مسکراہٹ صنم کو خوفزدہ کر رہی تھی۔۔اسے ڈر تھا شافع پچھلی ملاقات میں کی جانے والی حرکت کا کوئی بدلہ نہ لے

صنم کا ہاتھ ابھی بھی شافع کے ہاتھوں میں تھا۔۔""""صنم دھیرے دھیرے بہت کوششوں کے بعد ہاتھ چھڑانے میں کامیاب ہوگئی تھی ہم تو پہلے بھی مل چکے ہیں۔۔شافع صنم کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوتا ہوا بولا۔۔

اچھا کب ملیں ہے آپ دونوں ؟؟ لالی حیران ہوتی ہوئی بولی۔۔

یہ تو تمہیں تمھاری دوست ہی بتایں گی۔۔شافع صنم کے نام پر زور دیتا ہوا بولا۔۔۔

ن۔نہیں۔۔مجھے یاد نہیں ہے۔۔

جب یاد آ جائے تو بتا دینا میری بہن کو۔۔۔اور اٹھ جائے میڈم یا یہ جگہ زیادہ پسند آگئی ہے،، شافع مسکراتے ہوے بولا۔۔

اکسکیوز می۔۔شافع اکسکیوز کرتا وہاں سے ہٹ گیا۔۔

صنم کی اٹکی سانس بجال ہوئی۔۔اور دل ہی دل میں شکر کیا۔۔۔

صنم یار اب کوشش کرو۔۔۔فائزہ صنم کر پاس آتے بولی

میں میڈیسن لاتی ہوں

لالی بول کر میڈیسن لینے کے لئے شافع کے بیڈ روم میں گئی

دوائی لے لو پھر اس کے بعد نکلتے ہیں

فائزہ صنم کو سہارا دے کر کھڑا کرتے ہوئے بولی

صنم نے آٹھنے کی کوشش کی تو اسے اپنا پاوں سے درد کم محسوس ہوا

اب نہیں ہورہا درد یار ،،،،صنم اپنے پاوں پہ زور ڈالتے بولی

"اب ٹھیک ہے پاوں موچ آئی تھی بس"کنزا صنم کو تسلی دیتے بولی،،،

ہمم شکر ہے نہیں تو ماما سے ڈانٹ پر جانی تھی،،،، صنم نے پر سکون ہوتے بولی،،،،
وہ ابھی بھی شاک میں تھی کہ لالی اور شافع بہن بھائی ہیں

****

پوری پارٹی میں صنم کو شافع کی نظروں خود پہ محسوس ہوتی رہی

صنم شافع کی نظروں سے بچنے کے لیے کارنر کی سائیڈ میں چھپنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔
صنم کو سانس لینا مشکل لگ رہا تھا وہ تو اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس نے یہاں آنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

اللہ اللہ کر کے پارٹی ختم ہوئی۔۔لالی اب ہم چلتے ہیں،،،گھر سے کالز آرہی ہیں ٹائم بھی کافی ہو گیا ہے۔۔کنزا ریسٹ واچ پر نظریں ڈالتے ہوئے بولی۔۔ہاں ٹائم کافی ہو گیا ہے اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔
صنم کی الگ بے چینی تھی گھر جانے کی۔۔
اچھا ٹھیک ہے میں ڈرایور سے کہتی ہوں تم لوگوں کو ڈراپ کر دیں۔۔لالی صنم کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی
۔۔
"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے ہماری گاڑی باہر آ گی ہے ہم لوگ چلی جائیں گی"
فائزہ باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی
"چلو ٹھیک ہے"
لالی ایک ایک کر کے سب سے گلے ملتے ہوے بولی۔۔

"خدا حافظ" صنم خدا حافظ کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوے باہر آئی۔

لو اسے زیادہ جلدی ہے

لالی اس کی پشت کو گھورتے ہوئے مصنوعی غصہ سے بولی،،

"ہاہاہا وہ گری ہوئی ہے اس لئے"؛زارا ہنستے ہوئے بولی

**

"اف گاڑی کہا کھڑی ہو گی اب"

صنم یہاں وہاں نظریں دوڑائی کوفت سے بڑبڑائی گاڑی ڈھونڈتے ہوئے۔

فائزہ زارا اور کنزا ابھی باہر نہیں آئی تھی ابھی ان کی سلام دعا ہو رہی تھی

یونہی بے خیالی میں اس کی نظر اوپر کی جانب اٹھی

شافع دونوں کہنیوں کے سہارے ہاتھ میں کافی کا کپ تھامے ریلینگ پر جھکا ہوا اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔شافع خاص طور سے اس کا ہی انتظار کر رہا تھا۔صنم کے دیکھنے پر اپنی دو انگلیوں کو آنکھ کے پاس لے جا کر صنم کی طرف کر کے ایک آنکھ ونک کی گویا وہ اس کو یقین دلانا گیا وہ اب شافع کی نظروں کی قید میں ہیں۔اتنے میں گاڑی صنم کے قریب آ چکی تھی صنم ایک لمحہ کی تاخیر کیے بغیر گاڑی میں بیٹھ گی۔۔تب تک وہ تینوں بھی باہر آ چکی تھی۔۔ایک ایک کر سب گاڑی میں بیٹھ چکی تھیں۔۔گاڑی اب اپنی منزل کے راستے پر چل چکی تھی۔۔

شافع اب بالکونی سے ہٹ چکا تھا۔۔بیڈ پر تھکے ہوئے انداز میں گرا اور آنکھیں بند کر کے ہلکے سے کنپٹی دبانے لگا

****

یار کل تو کالج میں فنکشن بھی ہے سب کی تیاری ہے۔زارا ایک نظر سب کو دیکھتے ہوئے بولی ..

ہاں بس ہو ہی گئی ہے۔۔ صنم نے آنکھیں بند کیے جواب دیا۔۔

ہماری بھی الموسٹ تیاری ہے

"چلو اچھا ہے"۔زارا بولی۔۔

گاڑی صنم کے دروازے پر آ کر رکی۔۔

"خدا حافظ"

صنم ان لوگوں کو خدا حافظ بولتی اندر چلی گئی

***

"ماما میں بہت تھک چکی ہو گڈ نائٹ"

لالی ماہ جبین بیگم کی گال پہ بوسہ دیتے گڈ نائٹ بولتی ہوئی اپنے روم میں چلی گی۔۔۔۔

موبائل ہاتھ میں لئے نا جانے اسے کس چیز کا انتظار تھا۔۔

آج تو کوئی میسج نہیں آیا۔۔لالی بار بار میسج ان باکس کھول کر چیک کر رہی تھی اسے نا جانے کیوں انتظار تھا اس اجنبی شخص کے میسج کا

اسلام وعلیکم !! لالی کے ہونٹوں پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ رینگ گی۔۔

وعلیکم السلام۔لالی نے جواب دینے میں ذرا بھی دیر نہیں کی۔۔۔۔

"مجھے لگا آج تم میسج نہیں کرو گے"

عباس کو میسج کرنا اچھا بھی لگ رہا تھا۔۔لیکن اسے شافع کا بھی ڈر تھا نا جانے اس کا ریکشن کیسا ہو گا جب اسے پتہ چلے گا۔۔لیکن جب محبت ہو جاے انسان کو نا ڈر بنا دیتی ہے۔۔ایسا ہی کچھ حال عباس کا بھی تھا۔۔

اسنے سوچ لیا تھا لالی کو پہلے اعتماد میں لے گا پھر بتائے گا
لگتا ہے تم شدت سے میرے میسج کا انتظار کر رہی تھی
نن نہیں تو۔۔میں نے یو ہی کہہ دیا تم جو بھی ہو زرا خوش فہمیاں کم پالا کرو۔۔""""۔لالی نے مزاق اڑاتے ہوئے اپنے بات کا اثر ذائل کرنا چاہا

*****

میرے خیال سے تم اپنے بھائی سے کہنے والی تھی میرے بارے میں " تو کیا بنا اس مسلے کا ؟؟۔عباس کے انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔۔
شکر کرو تم میں نے نہیں کہا۔۔دیکھو میں تمہاری بھلائی کے بارے میں سوچ رہی ہوں۔۔میرے بھائی کو پتہ چل گیا نا تو وہ تمہاری جان لے لیں گے۔۔لالی کو اس کی پرواہ تھی۔۔اس لیے وہ خود شافع سے نہیں کہہ پا رہی تھی۔۔

کہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہو گی۔۔جو میری بھلائی کے بارے میں سوچہ آپ نے
"ایسا کک کچھ بھی نہیں" لالی اس سوال پر صاف مکر گی۔۔
میں تمہاری آواز سننا چاہتی ہوں۔۔لالی کو اب اس کی آواز سننے کی بیچینی تھی کہ شائد جان لے کون ہے

لالی اگر تم میری آواز کے سحر میں گم ہو گئی تو عباس کا ارادہ ابھی بھی لالی کو تنگ کرنا تھا۔۔

ہمممم وہ تو سننے کے بعد ہی پتا چلے گا۔۔لالی نے سوچنے والا یموجی سینڈ کیا۔۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔عباس مسکراتا ہوا کال کرنے لگا۔۔

موبائل کی پہلی ہی رنگ پر لالی نے کال پک کر لیا۔۔

کچھ بولوگے تو میں تمہاری آواز کے سحر میں گرفتار ہوں گی۔۔لالی چڑاتے ہوئے بولی۔۔

ہا۔۔ہا ہا۔۔میری آواز اتنی بھی خوبصورت نہیں

I want to see you

لالی کی ایک اور ڈیمانڈ بڑھ گئی۔۔

اتنی جلدی کیا ہے پہلے محبت کا آغاز پھر دیدار

"مجھے آواز جانی پہچانی لگ رہی ہے"

تم میری یونی پڑھتے ہو کیا

لالی اس سے پہلے پہنچان جاتی عباس ہربراتا ہوا فورا بولا

میڈم بریک لگاو دماغ کو تم تمہیں نیند آ رہی ہو گی۔۔گڈ نایٹ۔"

عباس فورا سے پہلے کال کاٹ گیا کہ لالی اچھنبے سے موبائل کو گھور کر رہ گئی لالی کی سمجھ سے باہر تھی اس کی یہ حرکت۔۔آج تھکن کچھ زیادہ ہی تھی اور کل اسکی پرفارمنس بھی تھی یونی فکشن میں۔اس لیے جلدہی وہ بھی بلینکٹ اوڑھتے نیند کی وادیوں میں کھو گئی

****

"لالی بیٹا اگر ریڈی ہو تو میں ویٹ کر رہا ہوں باہر جلدی آجاو۔۔۔۔شافع بریک فاسٹ کرنے کے بعد ڈاینگ ٹیبل سے اٹھتا ہوا چیئر کی بیک سے کوٹ اٹھاتا ہوا بولا اور موبائل جیب میں ڈالتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔

لالی ایک منٹ ضائع کیے بغیر باہر آئی،،شافع پہلے سے ہی اس کے انتظار میں بیٹھا تھا۔۔۔

سفر کے دوران شافع اور لالی کے بیچ چند باتیں ہوئی اتنے میں گاڑی کالج پہنچ چکی تھی۔۔

خدا حافظ بھیا۔۔لالی خدا حافظ کہتی ہوئی بھیڑ میں غایب ہو گی۔۔شافع لالی کو کالج انٹرنس میں داخل ہوتا دیکھ کر آفس روانہ ہوا

****

لالی تم بلکل بھی نروس مت ہونا ہم سب وہاں ہونگے۔۔صنم لالی کو حوصلہ دے رہی تھی۔۔

لالی تم ڈرنا مت۔۔اب ہماری عزت تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔زارا لالی کو گلے لگتے ہوئے بولی۔۔

تم لوگ دعا کرنا سب اچھا ہو لالی نروس ہوتے ہوئے بولی۔۔

آج کالج کا فنکشن تھا جس کی تیاریاں بہت دنوں سے چل رہی تھی۔۔سب لوگوں نے زبردستی لالی کو بھی حصہ لینے پر مجبور کر دیا تھا۔۔لالی صرف ان لوگوں کا دل رکھنے کے لیے تیار ہو گی تھی۔۔

****

ہیلو ؟؟

شافع اپنی سنجیدہ کرخت آواز کے ساتھ بولا

ج جی۔۔ سر۔۔ مسٹر رفاقت گھبراتے ہوئے بولے۔۔

شافع سخاوت شاہ بات کر رہا ہوں۔۔شافع نے اپنا تعارف کروایا۔۔

ج۔۔۔جی۔۔ سر حکم کریں۔۔رفاقت صاحب کا گھبراہٹ سے برا حال تھا۔۔

" صنم نام تو سنا ہوگا آپ نے" شافع نے اپنے مقصد کو بیان کچھ اس طرح کیا۔۔

صنم نامی لڑکی کا بائیو ڈیٹا چاہیے مجھے With in 5 minutes

سر میں ابھی دس منٹ کے اندر آپ کو ای میل کر دیتا ہوں سر

مسٹر رفاقت کی سمجھ نہ آیا آخر صنم کا بائیو ڈیٹا کیوں چاہیے۔لیکن یہاں سوال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

دس ؟؟ دس منٹ نہیں پانچ منٹ کے اندر بھیجو۔

کالج کیسا جا رہا ہے ؟ شافع نا جانے کیوں آج کالج کے بارے میں پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔

سر کالج تو بہت اچھا جا رہا ہے اور آج فنکشن بھی ہے۔۔لیکن آپ تو بزی ہیں اس لئے نہیں آسکتے۔آپ کو علم نہیں ہوگا۔۔رفاقت صاحب نے ایک ہی سانس میں اپنی بات ختم کر کے جواب کا انتظار کرنے لگے۔۔

فنکشن میرے کالج ؟

جی سر آج فنکشن ہے۔۔ مسٹر رفاقت نے ایک بار اپنی بات پھر سے دہرایی۔۔

کیوں نہیں میں ضرور آوں گا۔۔شافع کے ہونٹوں پر ایک معانی خیز مسکراہٹ تھی

شافع نے اپنی بات ختم کر کے کال ڈیسکنیٹ کر دی۔۔

عباس آج کالج میں فنکشن منعقد کیا ہوا ہے مجھے فنکشن میں جانا پڑے گا تو ساتھ چلے گا ؟؟ شافع عباس کے آفس کا دروازہ کھول کر اندر آتے ہوئے پوچھا۔

تو فنکشن میں ابھی جارہا ہے۔۔مطلب میری تو برہان انڈسٹریز کے ساتھ میٹنگ ہے پروجیکٹ کے حوالے سے تو شامل نہیں ہو گا کیا،،، عباس نے حیرت سے شافع سے پوچھا

کیوں کہ یہ پروجیکٹ شافع نے دن رات محنت کرکے حاصل کیا تھا

ہاں یار جا رہا ہوں اس میں کوئی حیران ہونے والی بات نہیں ہے۔۔ابھی کچھ دیر میں نکل رہا ہوں۔۔ میٹنگ سے پہلے واپسی بھی ہو جانی ہے تو___

ابھی شافع بول ہی رہا تھا کہ موبائل کی میسج ٹون نے اسکی توجہ کھینچی اتنے میں شافع کے موبائل پر صنم کا پورا بائیو ڈیٹا چمک رہا تھا۔۔لیکن ابھی اسکے لئے سب سے ضروری کالج پہنچنا تھا۔۔تاکہ دشمن جان کا دیدار ہو سکے۔۔

صنم واو بہت ہی زیادہ پیاری لگ رہی ہوں۔۔فائزہ صنم کی خوبصورت چہرے کو سراہتے ہوئے بولی۔۔

پورا اسٹاف تیار تھا شافع کا استقبال کرنے کے لیے۔۔لڑکوں اور لڑکیوں کا ہجوم ایک ایک گروپ کی ٹولی میں اکٹھا تھا۔۔

******

عباس ٹائم ہو گیا ہے چلنا ہے تو چل ورنہ میں اکیلے بھی جا سکتا ہوں۔۔شافع شرٹ کی آستین فولڈ کرتا ہوا اٹھا۔۔عباس اسے توڑا سا انتظار کرنے کا کہتے واش روم میں فریش ہونے گھسا ہوا تھا

لو آ بھی گیا غصہ تو نا کر۔۔عباس اب شافع کے ساتھ قدم ملاتا ہوا چلنے لگا۔۔

*****

شافع گاڑی کو گیٹ کے سامنے روکتے ہوئے گاڑی سے اترا۔۔

لوگوں کا ہجوم کافی تھا۔۔شافع نے پہلے سے ہی دو گاڈز کا بندوبس کیا تھا جو پہلے سے ہی وہاں پر موجود تھے۔۔شافع اور عباس کو دیکھتے ہی وہ ان کی پیچھے آ کھڑے ہوئے۔۔

یہ تو شافع شاہ ہے میں تو اس کی بہت بڑی فین ہوں کتنا ڈیشنگ لگ رہا ہے یار۔۔قریب سے ایک لڑکی کی آواز آئی۔وہ ایسے کمینٹس کا عادی تھا

اس وقت بھی وہ بھوری آنکھیں، ہلکے سرخ لب، سرخ و سفید چہرا، تیکھے مغرور نقوش، کشادہ روشن پیشانی پر دائیں جانب چمکتا سیاہ تل اور ہلکی ہلکی شیو میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔مگر اب تو اس کی وجاہت اور سحر انگیزی نے لڑکیوں کو ایک دم مسرائیز کر دیا تھا

وہ اس وقت سفید پینٹ شرٹ کے اوپر سیاہ کوٹ پہنے ہوئے تھا،، اپنی چھا جانے والی دلفریب شخصیت کے ساتھ ہجوم کو چیرتا ہوا ہیڈ آفس تک پہنچا

اس کے دماغ میں جو اس وقت چل رہا تھا اس کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی۔۔

فنکشن اپنے زورو شور پر تھا۔۔

شافع یہاں پر جب سے آیا تھا مسلسل موبائل میں بزی تھا اس کا تو مقصد ہی کچھ اور تھا شافع کی نگاہیں مسلسل صنم کی تلاش کر رہی تھی۔

***

لالی نے کچھ خاص نہیں کیا تھا۔۔ابھی وہ اندر اپنی لائنز تیار کر رہی تھی کہ اچانک زیادہ پریشانی کے باعث اسے چکر آئے وہ اسے پہلے وہ بے ہوشی کی کیفیت میں زمین پر گرتی پانچوں پریشانی کی صورت میں اس کے پاس آئی

لالی ،،،لالی آنکھیں کھولو کیا ہوا

وہ پانچوں بھی لالی کے اوپر جھکی ہوئی تھی ،،

کنزا پانی لاو جلدی ،،،فائزہ کنزا سے بولی جبکہ صنم اور زارا پرشانی سے اسکے ہاتھ سہلا رہی تھیں

کنزا فورا سے آتے پانی کی چھنٹے لالی کے اوپر ڈالنے لگی جس سے لالی کو ہوش آنے لگا

میری جان کیا ہوگیا ہے فائزہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولی

یار پتا نہیں اچانک چکر سے آگئے مجھ سے نہیں ہوپائے گا پلیز میری جگہ کوئی اور کر لے

"ایسے کیسے نہیں ہو"صنم ابھی اسے ڈانتی کہ لالی بول پڑی

صنم تم سپیچ کر لو،،، تمہیں تو میرا یاد بھی ہوگیا تھا پلیززززز

لالی کے اتنا اسرار کرنے پہ صنم باقی سب کی طرف دیکھنے لگی تو سب نے اثبات میں سر ہلایا ،،،ہاں یار صنم تم کرلو لالی سے نہیں ہو پائے گا،،،، فائزہ بھی صنم کو حوصلہ دیتے بولی،،، آخر کار صنم کو ماننا ہی پڑا

"اوکے چلو ٹھیک ہے اسکرپٹ دو میں ایک بار پڑھ لوں ،، اور دعا کرو اچھے سے کر سکو"

صنم ہمارے لیے یہ موقع بہت اہم ہے تمہیں ڈرنہ بلکل نہیں ہے

لالی نے بھی تسلی دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی،،، جبکہ اسکی بات پہ صنم اسے ایسے گھورنے لگی جیسے دنیا کا ساتواں عجوبہ ہو،،،،لالی اسے دیکھ کر کھسیانی ہنس دی

یار میں نے کبھی سپیچ نہیں کی

****

شافع اگر تم نے اب نا چھوڑا نہ میں نے کھینچ کر کسی لڑکی کو تحفہ دے دینا ہے تمہارے اس موبائل کا،، اگر تجھے یہی کام کرنا تھا تو یہاں کس خوشی میں آیا ہے۔۔۔عباس موبائل کی طرف اشارہ کرتے جل کر بولا

My purpose of coming here is something else, wait a bit and you will know

***

سب نے میم کنیز سے رکویسٹ کروا کر نام چینج کروایا تھا،،،صنم کا نام پکارا جا چکا تھا اور ساتھ ہی شافع کی مسلسل چلتی انگلیوں کو بریک لگ گیا۔۔
میرا کام تو اور آسان ہو گیا ایک ایسا اتفاق تھا جس کو نا تو صنم نے سوچا تھا اور نا ہی شافع نے۔۔
صنم بہت ہی کانفیڈینس سے آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی ہوئی اسٹیج پر تشریف لائیں۔۔صنم کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ اپنی پلکوں کو اٹھا سامنے دیکھے سامنے بیٹھا شخص کون ہے۔۔۔
شافع یک ٹک صنم کو دیکھے جا رہا تھا گویا اے کوئی خزانہ مل گیا ہو۔۔

صنم کو بہت دیر سے لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے۔۔صنم نے جیسے ہی پلکیں اٹھائی اسے لگ رہا تھا جیسے ابھی زمین میں دھنس جاے گی۔۔۔
شافع کی مسکراہٹ اور گہری ہو گی تھی۔۔۔شافع صنم کو آنکھ مارتا ہوا پھر سے موبائل میں بزی ہو گیا ۔۔حالانکی اس کا پورا دھیان صنم کی طرف تھا۔۔

صنم کی خاموشی سب کو پریشان کر رہی تھی۔۔۔ صنم اپنے آگے کے سارے الفاظ بھول چکی تھی صنم کم آون صنم۔۔۔نیچے کھڑے لوگوں کا شور صنم کے کانوں تک پہنچ تو رہا تھا۔۔لیکن صنم اس وقت شافع کو اپنے سامنے دیکھ کر اتنا کنفیوز کوگئی تھی کہ بھول گئے تھی بولنا کیا ہے۔۔کاش کوئی معجزہ ہوجائے اور شافع غائب ہو جائے، صنم شدت سے دعا گو ہوئی

شافع چیر سے اٹھتے ہوے صنم کے قریب آیا۔۔

اگر آپ سپیچ نہیں کر پا رہی الفاظوں کا چناو نہیں کر پا رہی ہے تو اسٹیج پر آنے کا کیا مقصد تھا؟؟؟

صنم خاموشی سے شافع کے الفاظ کو سن رہی تھی۔۔۔

اگر آپ فارغ ہے تو ضروری نہیں یہاں پر بیٹھا ہر شخص آپ کی طرح فارغ ہے

Your tongue is in your mouth???

شافع اپنی آنکھیں صنم کے چہرے پر جماتے ہوئے بولا۔

میں پوچھ رہا ہوں زبان ہے یا نہیں ؟؟؟۔۔شافع آج پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا مال والا حساب چکانے۔۔جب بھی اسے دیکھتی تھی فضول گوئی کرکے اسکا دماغ چاٹتی تھی۔آج اسے سہی موقع لگا تھا صنم کی بولتی بند کرنے کا

ہا۔۔ہاں۔۔۔ صنم نے ہکلاتے ہوے ہاں میں گردن ہلائی۔۔

مطلب کان نہیں ہے جبھی سنائی نہیں دے رہا

آخر ایسی لڑکیوں کو سلیکٹ کیوں کیا جاتا۔۔۔جب ہمت ہی نہیں باقی لڑکیاں مر گئی ہیں

آپکی اس ہر حرکت سے میرے کالج کو پوزیشن ڈاون ہوسکتی ہے

شافع اب وہاں کے سٹاف کو بول رہا تھا،،شافع کے ڈر سے پورا اسٹاف کانپ رہا تھا۔انکی جاب کو خطرہ تھا

عباس حیرت زدہ شافع کو دیکھ رہا تھا

کیا ہو گیا اسے ؟؟ عباس منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

ایسا ہی حال نیچے کھڑے نفوس کا تھا۔۔لالی کو یقین نہیں آ رہا تھا بھائی یہ سب بول رہے ہے۔۔۔

سر صنم بہت اچھی لڑکی۔۔۔سر ہمدان ابھی کچھ بولتے شافع نے بیچ میں ہی انہیں ٹوک دیا۔۔

اچھی

کس لحاظ سے یہ اچھی ہے۔۔اسٹیج پر خود کی نمایش کروانے آئی تھی اس سے بہتر ہے اپنے کلاس تک ہی محدود رہے

شافع کے الفاظ صنم کی دل میں تیر کی طرح چبھے تھے

اس کے موٹے موٹے آنسوں گالوں پر گر رہے تھے۔۔۔

آج کے بعد کسی بھی فنکشن میں ایسی لڑکی کو اگر کسی نے سلیکٹ کیا تو ایک ایک کر کے سب کو فارغ کر دوں گا۔۔شافع ایک ایک کو وارن کرتا ہوا نیچے اترا

سب آنکھ پھاڑے شافع کو دیکھ رہے تھے۔لیکن وہ اگنور کرتا ہوا باہر کی جانب آیا۔۔

صنم اپنے آنسوں پوچھتے ہوئے اسٹیج سے نیچے اتری اسے شافع سے بات کرنی تھی۔۔صنم دوڑتے ہوئے باہر کی جانب بھاگ کر آئی جہاں پر شافع ابھی گاڑی کو انلاک کر رہا تھا شافع کے دل کو کچھ ہونے لگا تھا۔۔جیسے وہ پچھتا رہا ہو۔۔۔لیکن اب سب بیکار تھا۔۔۔

تمہاری دشمنی کیا ہے مجھ سے۔۔میں نے تمہارا کک۔کیا بگاڑا ہے۔۔رونے کی وجہ سے صنم کی آواز نکلنی مشکل ہو رہی تھی۔۔

شافع صنم کی کلائی پکڑ کر کارنر کر سایڈ لے گیا۔۔دونوں ہاتھوں کو جینس کی جیب میں ڈالے وہ صنم کو ایک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔۔صنم کی ہچکیاں اس کے دل پر وار کر رہی تھی

میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا جو تم نے بڑے مجمے میں مجھے رسوا کیا شافع شاہ تمہارا یہ غرور صرف شہرت کے بل بوتے پر ہے نا۔۔

You will regret it. I will not forgive you.

آج میری سپیچ نہیں تھی بلکہ تمھاری بہن کی تھی اس کے طبیعت بگرنے کی وجہ سے میں سٹیج پر تیاری کے ساتھ آئی تھی

شافع صنم کا ایک ایک الفاظ کو بہت غور سے سن رہا تھا ایک دم چونکا

کک کیا مطلب لالی کو کیا ہوا تھا اب کیسی طبیعت ہے اس کی

شافع بول کر رکا نہی بلکہ نظریں چراتے ہوئے دوبارہ پریشانی کی حالت میں کالج کے اندر چلا گیا،،

صنم ابھی بھی اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی اس میں ہمت نہیں تھی دوبارہ اندر جاکر لوگوں کی تمسخرا اڑاتے نظریں جھلنے کی مگر اپنی چیزیں لینی تھی کلاس سے مجبورا قدم اندر کی جانب بڑھا گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے